بسم الله الرحمن الرحيم

Death, Grave, Punishment and Life After Death

موت، قبر، عذاب، زندگی موت کے بعد

Life ends with death. Mola Ali[asws] says[1] every grain you eat is predestined for you and you are the diet of the death, with punishment for the unsuccessful and reward for the successful ones, as Allah[azwj] Says in the following Verses:

زندگی موت سے ختم ہو جاتی ہے۔ مولا علیؑ نے فرمایا: ہر ذرہ جو تم کھاتے ہو، تمھارے لئے لکھا ہوتا ہے اور تم موت کے منہ کا نوالہ ہو، جس میں ناکام لوگوں کے لئے عذاب ہے اور کامیاب لوگوں کے لئے اجر ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل مندرجہ ذیل آیات میں فرماتا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ (3:185)

ہر روح موت کا مزہ چکھے گی، روزِ قیامت تمھارے اعمال کا اجر ملے گا۔ جو بھی آگ سے بچ کر، جنت میں داخل ہو وہ کامیاب ہے۔ دنیاوی زندگی کا مطلب صرف خیالی (تصّوراتی) لطف ہے۔(3:185)

Every soul will be tasting death: You will merely be repaid your earnings on Resurrection Day. Anyone who is snatched from the Fire and shown into the Garden will have triumphed. What does worldly life mean except the enjoyment of illusion?

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (31:34)

اللہ عزوجل کو علم ہے ہر لمحے کا، وہ ہی ہے جو بارش برساتا ہے اور جانتا ہے (ماؤں کے) ارحام میں کیا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور نہ ہی کوئی جانتا ہے کہ کس زمین میں مرے گا، مگر اللہ جانتا ہے اور علم رکھتا ہے۔(31:34)

God has knowledge about the 'instance'. He sends down showers and knows whatever wombs contain. Yet no person knows what he will earn tomorrow, nor does any person know in what land he will die. Still God is Aware, has the knowledge.

[1] Nahjul Asrar, referene, Usool-e-Kafi, vol, 1, chapter 20.'

وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (63:11)

جب کسی انسان کی مدّت ختم ہو جاتی ہے تو خدا اس میں تاخیر کی اجازت نہیں دیتا اور خدا خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔(63:11)

But never does God grant a delay to a human being when his term has come; and God is fully aware of all that you do.

Death is Punishment for a non-believer but Life for a Momin:

موت کافر کے لئے سزا ہے مگر مومن کے لئے زندگی

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (9:82)

وہ جو کچھ بھی کماتے ہیں، اس کیلئے بہت کم خوشی ہے مگر بہت زیادہ رونا ہے۔(9:82)

Let them laugh a little and weep a lot as a reward for what they have been earning.

قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (2:94)

کہو! اگر آخرت میں تمھارا اپنا گھر ہو، دوسروں کی بجائے تو تم موت کی تمنّا کرنے لگو، اگر تم سچوں میں سے ہو۔(2:94)

Say: ‘If a home in the Hereafter with God is exclusively yours instead of [other] people’s then long for death if you are so truthful’.

A non-believer will be reluctant to leave this world and will not look forward to the life after death. However, for a momin/momina this life is like a prison and he/she always desires for transferring to his/her eternal residence where a luxurious life with countless bounties and blessings have been guaranteed, but more importantly an eternal proximity to Masomeen[asws] is the reality, which makes a momin restless and he craves to leave this world without any delay.

Death is Good News for a Momin

موت مومن کے لیے خوشخبری ہے

: المفسر، عن أحمد بن الحسن الحسيني، عن الحسن بن علي الناصري، عن أبيه، عن أبي جعفر الجواد، عن آبائه عليهم السلام قال: قيل لامير المؤمنين عليه السلام: صف لنا الموت، فقال: على الخبير سقطتم، هو أحد ثلاثة امور يرد عليه: إما بشارة بنعيم الابد، وإما بشارة بعذاب الابد، وإما تحزين وتهويل وأمره مبهم، لا تدري من أي الفرق هو، فأما ولينا المطيع لامرنا فهو المبشر بنعيم الابد، وأما عدونا الخالف علينا فهو المبشر بعذاب الابد، وأما المبهم أمره الذي لا يدرى ما حاله فهو المؤمن المسرف على نفسه لا يدري ما يؤول إليه حاله، يأتيه الخبر مبهما مخوفا، ثم لن يسويه الله عزوجل بأعدائنا لكن يخرجه من النار

بشفاعتنا، فاعملوا وأطيعوا ولا تتكلوا ولا تستصغروا عقوبة الله عزوجل فإن من المسرفين من لا تلحقه شفاعتنا إلا بعد عذاب ثلاثمائة ألف سنة

ایک شخص نے امیر المومنینؑ سے عرض کیا کہ موت کے متعلق کچھ فرمائیں، امامؑ نے فرمایا کہ تو نے ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو موت سے اچھی طرح واقف ہے جب کسی کو موت آتی ہے تو تین باتوں میں سے ایک ضرور ہوتی ہے، یا تو اسے دائمی نعمتوں کی خوشخبری دی جاتی ہے یا ابدی عذاب کی خبر دی جاتی ہے یا مرنے والے پر خوف ودہشت طاری کی جاتی ہے اور اس کا امر مبہم رکھا جاتا ہے اُسے اِس کا علم ہی نہ ہوگا کہ وہ کس گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو شخص ہمارا محب اور مطیع ہوگا اس کو دائمی نعمتوں کی خوشخبری دی جائیگی اور ہمارے دشمنوں کو ابدی عذاب کی خبر سنائی جائیگی، مگر جس شخص کا امر مبہم ہو اور اسے اپنے انجام کی خبر تک نہ ہو، وہ ایسا مومن ہوگا جس نے اپنے نفس پر اللہ کی نافرمانی کی وجہ زیادتی کی ہو، وہ جانتا نہ ہوگا کہ اس کا انجام کیا ہوگا، اس کے پاس خوفناک اور مبہم خبریں آتی رہیں گی۔ اللہ ایسے شخص کو ہمارے دشمنوں کے ساتھ نہ ملائے گا بلکہ اس کو ہماری شفاعت کے ذریعہ دوزخ سے آزاد کریگا۔ پس تم لوگ نیک کام کرو، اللہ کی اطاعت کرو، اپنے پر بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جاؤ اور اللہ کے عذاب کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ مسرفین میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہونگے جن کو ہماری شفاعت نہ ملے گی، مگر تین تین لاکھ سال عذاب الٰہی میں گرفتار رہنے کے بعد وہ جہنم سے نجات پائیں گے۔

- A person requested Amir-ul-momaneen[asws] to explain implications of death, Imam[asws] replied: A person would encounter one of three scenarios after death, either he gets good news about eternal blessings and peace, or is given bad news for everlasting punishment or (the third one) remains in grief and fear without being informed about his fate in the hereafter-without knowing which category he belongs to (Kafir or momin). Our devout follower will get the good news for eternal bounties but our enemy will be told only about his never ending punishment. The one who will not be told about his fate will be that 'Momin' who had polluted his/her soul with Allah[azwj]'s forbidden deeds and will be in doubt about his future and will perceive terrible outcome after getting ambiguous and fearful messages. Allah[azwj] will not put him together with our enemies but will release him from hell fire through our intersession. Thus, O my followers, keep on doing good deeds, obey Allah[azwj], and do not become careless through self-reliance (on your deeds). Do not underestimate Allah[azwj]'s wrath because there will be some among third category sinner 'musarfeen' (who were careless) who will not get our intercession and will get three hundred thousand years' punishment in the hell prior to being pardoned.[2]

---

[2] Nahjul Israr, vol. 2, pp. 375, original Ashen alfowaid, pp. 208, also Mani-Al-Akhbar-Page-288.

امام محمد تقیؑ سے پوچھا گیا کہ لوگ مرنا کیوں پسند نہیں کرتے؟ امامؑ نے فرمایا! کہ انھیں موت کی حقیقت اور اس کی رحمتوں کا علم نہیں ہے، یقیناً اگر وہ مومن ہوں گے تو وہ پسند کریں گے، اور اللہ کے حکم کی تعمیل کریں گے، اور اس زندگی سے جو وہ گذار رہے ہیں آخرت کی زندگی کو بہتر سمجھیں گے۔ یہ ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک بچہ یا ایک ناسمجھ انسان دوا استعمال نہیں کرتا حالانکہ وہ اس کو بیماری سے بچائے گی اور آرام دے گی۔ اگر ان کو پتہ چل جائے کہ آخرت میں کیا کچھ ملے گا تو وہ مرنے کی خواہش کرنے لگ جائیں اور ان کی یہ خواہش اس بیمار مریض کی زندگی اور صحت کی خواہش سے کہیں زیادہ شدید ہو گی۔

- Imam Mohammed Taqi[asws] was asked why people do not like to die? Imam[asws] replied because they are unaware of reality of death and its bounties. Surely, they will like it if they are true believers and obey Allah[azwj] and would recognise life in the hereafter is far better than what they are used to (in this world). They may be exemplifying by such a child or an insane person who would not like to take a medicine, although it is going to cure his illness and provide him comfort. If they knew how much better off they will be in the hereafter they would certainly wish to die, their desire would be more intense as compared with that patient who is desperate for health and life.[3]

Momin Dies from Various Causes but Never Commits Suicide:

مومن مختلف وجوہات سے مرتا ہے مگر خودکشی نہیں کرتا

محمد بن يحيى، عن محمد بن الحسين، عن صفوان، عن معاوية بن عمار، عن ناجية قال: قلت لابي جعفر (عليه السلام): إن المغيرة يقول: إن المؤمن لا يبتلي بالجذام ولا بالبرص ولا بكذا ولا بكذا؟ فقال: إن كان لغافلا عن صاحب ياسين إنه كان مكنعا- ثم قال: إن المؤمن يبتلي بكل بلية ويموت بكل ميتة إلا أنه لا يقتل نفسه.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امامؑ جعفرؑ الصادق سے کہا کہ مغیرہ کہتا ہے کہ مومن کو جذام، برص اور فلاں فلاں بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ آپؑ نے فرمایا وہ غافل ہے صاحب یٰسین (حبیب النجار) کے حال سے جو مومن تھا (سورہ یٰسین میں اس کا ذکر ہے)، پھر امامؑ نے اپنی انگلیوں کو موڑ کر بتلایا کہ اس طرح اُس کی آدھی انگلیاں رہ گئیں تھیں، پھر فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں اُس کی آدھی انگلیوں کو جو جذام سے گر گئیں تھیں، وہ اہل انطاکیہ کے پاس آئے، ان کو عذاب الٰہی سے ڈرایا، دوسرے روز پھر صبح کو انھیں سمجھانے گئے تو انھوں نے قتل کر دیا، پھر فرمایا مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرح کی موت مرتا ہے مگر وہ خودکشی نہیں کرتا۔

- I enquired from Imam Abu Jafar[asws] that Mughairah says : The believer is neither tested with the leprosy (juzaam) nor with the vitiligo (phool berri) nor by such and such? The inheritor of 'Yaseen'

[3] Nahjul Israr, vol. 2, pp. 377

(Imam[asws]) nodded in surprise (over this statement) and responded: A believer may be examined from various diseases, but he would never commit suicide.[4]

Sudden Death:

اچانک موت

وقال رسول الله صلى الله عليه وآله: " إن موت الفجأة تخفيف على المؤمن وراحة، وأخذة أسف على الكافر "

رسولؐ اللہ نے فرمایا!مومن کی اچانک موت اس کے لئے آسان اور آرام دہ ہے لیکن کافر کے لئے دردناک ہے۔

- The Prophet of Allah[saww] Said: 'Sudden death is easy and comfortable for a believer but regretful for an infidel.[5]

Pain and Discomfort Leading to Death:

نزع کی سختی

وسئل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم " كيف يتوفى ملك الموت المؤمن؟ فقال: إن ملك الموت ليقف من المؤمن عند موته موقف العبد الذليل من المولى فيقوم وأصحابه لا يدنو منه حتى يبدأه بالتسليم ويبشره بالجنة ".

رسولؐ اللہ سے پوچھا گیا کہ ملک الموت ایک مومن کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا:موت کے وقت ملک الموت ظاہر ہو کر مومن کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے اور ایسے عمل کرتا ہے جیسا کہ کوئی وفادار غلام اپنے آقا کے سامنے کرتا ہے،ملک الموت اس وقت تک روح قبض نہیں کرتا جب تک مومن جنت میں جانے کے لئے راضی نہ ہو جائے۔

- Rasool Allah[saww] was asked: How would the angel of death treat a momin? He[saww] replied: The angel of death appears and stands in front of a believer near his time of death; the angle acts like a submissive slave would do in front of his master. And do not initiate his extraction of soul, until the believer agrees to go to heavens with him.[6]

عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: إن الله عز وجل إذا كان من أمره أن يكرم عبدا وله ذنب ابتلاه بالسقم، فإن لم يفعل ذلك له ابتلاه بالحاجة فإن لم يفعل به ذلك شدد عليه الموت ليكافيه بذلك الذنب، قال: وإذا كان من أمره أن يهين عبدا وله عنده حسنة صحح بدنه، فإن لم يفعل به ذلك وسع عليه في رزقة، فإن هو لم يفعل ذلك به هون عليه الموت ليكافيه بتلك الحسنة

---
4 Al-Kafi Vol-2 Page 254
5 Manlayazahoor Alfaqi Vol-1 Page-134
6 Manlayazahoor Alfaqi Vol-1 Page-135

امامؑ محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جب اللہ کسی بندے کے درجات آخرت میں بلند کرنا چاہتا ہے جس نے اس دنیا میں کچھ گناہ کیے ہوں تو یا تو وہ اس کو اس دنیا میں بیمار کر دیتا ہے یا اس کو فقر میں مبتلا کر دیتا ہے یا پھر موت کو اس کے لئے تکلیف دہ بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا اس لئے کرتا ہے تا کہ گناہوں کے باوجود اس کے درجات آخرت میں بلند ہوں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس کے اچھے کاموں کا جو اس نے اِس دنیا میں کیئے ہوں، آخرت میں اجر دینا نہیں چاہتا تو وہ اس کو اِس دنیا میں اچھی صحت یا خوب مال و دولت یا موت کو اس دنیا میں آسان کر دیتا ہے تا کہ اس کے اچھے کاموں کا اس دنیا میں ہی بدلہ مل جائے۔

- It is narrated from Imam Mohammed Baqir[asws], If Allah[azwj] wants to raise His servant's status in the hereafter who has committed some sins in his life, Allah[azwj] makes him either ill in this world or let him suffer from the lack of resources, or, instead will make death more painful for him. Allah[azwj] does this to eradicate His servant's sins so he is raised in the hereafter without any burden of sins. But if Allah[azwj] wants to disgrace someone in the hereafter who has done some good deeds in his life, Allah[azwj] awards this fellow with good health, or increases his sustenance, or otherwise makes death easier for him in order to payback the reward of his good deeds in this world.[7]

Attending a Patient:

مریض کی عیادت

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا ع قَالَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَقُلْ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَقَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ

زرارہ نے امامؑ محمد باقرؑ یا امامؑ جعفر صادقؑ سے بیان کیا ہے، جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو کہو میں تجھے پناہ میں دیتا ہوں رب عظیم کی جو عرش عظیم کا رب ہے ہر اس رگ کے شر سے جو جوش میں ہو اور آگ کی حرارت کے شر سے۔ (سات مرتبہ دہرائیے)

- Zarara narrates from Imam Mohammed Baqir[asws] that when you visit a patient then recite: I give you in the protection of 'The Greatest Rub', Who is the creator of 'Arsh-e-Azim', from every harm embroiled in your veins and the damage of the shooting temperature (repeat it 7 times).[8]

---

[7] Usool-e-Kafi, vol.2, pp. 444
[8] Usool-e-Kafi, tradition 12, vol. 5, pp. 216.

Prepare 'Kafin' Shroud during Lifetime:

اپنی زندگی میں کفن تیار کرنا

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إذا أعد الرجل كفنه فهو مأجور كلما نظر إليه.

امامؑ ابوعبداللہؑ نے فرمایا! جب کوئی شخص اپنا کفن تیار کرکے (گھر میں) رکھ دے تو جب بھی وہ اس پر نظر ڈالتا ہے تو اسے اجر و ثواب ملتا ہے۔

- Imam AbuAbdullah[asws] said: If one prepares his shroud in his life, he gets 'Sawab' (reward) upon looking at it.[9]

وعن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عمن أخبره، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: من كان كفنه معه في بيته لم يكتب من الغافلين، وكان مأجورا كلما نظر إليه.

امامؑ ابوعبداللہؑ نے فرمایا! جس شخص کا (تیار شدہ) کفن گھر میں اس کے پاس موجود ہو وہ غافلوں میں سے شمار نہیں ہوتا، اور جب بھی اس پر نظر کرتا ہے تو اسے ثواب ملتا ہے۔

It is narrated from Imam AbuAbdullah[asws]: He, who has his shroud at home, he will not count among heedless people. And he gets reward, each time, upon looking at it.[10]

عن جعفر بن علي، عن جده الحسن بن علي، عن جده عبد الله بن المغيرة، عن إسماعيل بن مسلم، عن الصادق، عن آبائه (عليهم السلام) قال: قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): إذا أعد الرجل كفنه كان مأجورا كلما نظر إليه

امامؑ جعفر صادقؑ اپنے والدؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا! جب کوئی شخص اپنا کفن تیار کرکے رکھ لیتا ہے تو جب بھی وہ اس پر نظر ڈالتا ہے، اس کو ہر دفعہ ثواب ملتا ہے۔

- Imam Jafar-e-Sadiq[asws] reports from his father[asws] that Prophet Mohammed[saww] said: If a person prepares his shroud, he gets, reward each time, he looks at it.[11]

---

9 Al-Kafi Vol-3.Page-253.
10 Tahzeb ulisalamVol-1.Page-449.
11 Wasilushia Vol-3.Page-50

Preference for Top-Quality Shroud:

عمدہ کفن بنانا چاہیے

محمد بن الحسن بإسناده عن علي بن الحكم، عن يونس بن يعقوب قال: قال أبو عبد الله (عليه السلام): إن أبي أوصاني عند الموت: يا جعفر كفني في ثوب كذا وكذا واشتر لي بردا واحدا وعمامة، وأجدهما، فإن الموتى يتباهون بأكفانهم.

یونس بن یعقوب حضرت امامؑ جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والدؑ (حضرت امامؑ محمد باقرؑ) نے شہادت کے وقت مجھے وصیت فرمائی کہ یا جعفر! مجھے فلاں فلاں کپڑے میں کفن دینا اور میرے لئے ایک عمدہ چادر اور عمامہ خریدنا کیوں کہ مُردے (بروز قیامت) اپنے کفنوں پر فخر کریں گے۔

- Younis bin Yaqoob narrates from Imam Jafar-e-Sadiq[asws] that Imam[asws] said: My father[asws] asked me while leaving from this world: O Jaafar[asws] give me[asws] shroud in the such and such garments and buy for Me[asws] a single and the best sheet of cloth and a turban, and also informed me that the deceased (souls) like and praise superior shrouds.[12]

وبإسناده عن محمد بن أحمد بن يحيى، عن محمد بن عيسى، عن ابن سنان، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: تنوقوا في الاكفان، فإنهم يبعثون بها.

محمد بن احمد بن یحیٰی روایت کرتے ہیں محمد بن عیسٰی سے کہ محمد بن سنان روایت کرتے ہیں امامؑ ابوعبداللہؑ نے فرمایا! کفن اچھے بناؤ کیوں کہ مُردے اسی کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے۔

- Mohamed Bin Ahmed Bin Yahya narrates from Mohamed Bin Issa, who from Ibn Sinan who says that Imam AbuAbdullah[asws] said: Prepare good quality shrouds, with them you will be resurrected.[13]

وعن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمد بن عمرو بن سعيد، عن يونس بن يعقوب، عن أبي الحسن الاول (عليه السلام)، قال: سمعته يقول: إني كفنت أبي في ثوبين شطويين، كان يحرم فيهما، وفي قميص من قمصه، وعمامة كانت لعلي بن الحسين (عليه السلام)، وفي برد اشتريته بأربعين دينارا، ولو كان اليوم لساوى أربعمائة دينار

یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسنؑ الاول کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپؑ فرما رہے تھے کہ میں نے اپنے والد کو دو شطوین (یمن کا خاص کپڑا) کپڑوں میں کفن دیا جن میں وہ احرام باندھا کرتے تھے اور ان کی قمیصوں میں سے ایک قمیض میں اور ایک عمامہ میں جو حضرت امامؑ علیؑ ابن الحسینؑ کا تھا اور ایک چادر میں جو میں نے چالیس دینار کی خریدی تھی جو اگر آج ہوتی تو چار سو دینار کی ہوتی۔

---

12 Wasailu shai. Vol-3. Page-39.

13 Al-Kafi Vol-3.Page-149.

- It is narrated from Imam Ali bin Hussain[asws]: My grand father, Imam AbulHassan Al-Awwal[asws] (Amir-ul-momaneen[asws]) enshrouded his father[asws] in two garments 'Shtween' (special cloths from Yemen) the Aharaam and in one of his shirts and a turban. And in a cloth (chadar) Amir-ul-momaneen[asws] bought for forty dinars, which would be, if bought today, four hundred dinars.[14]

ويأتي ما يدل على أن موسى بن جعفر (عليه السلام) كفن في حبرة استعملت له بألفين وخمسمائة دينار، عليها القرآن

امامؑ موسیٰ بن جعفرؑ کے کفن کے بارے میں روایت ہے کہ امامؑ کے کفن کے لئے چادر ڈھائی ہزار دینار میں خریدی گئی تھی اور اس پر پورا قرآن تحریر تھا۔

- It is narrated that Imam Musa bin Jafar[asws] was enshrouded in Hubrat (chadar) that was bought for him[asws] for two thousands and five hundred dinars, whole Quran was written on it.[15]

White Coloured Shroud is Preferred:

سفید رنگ کا کفن بہتر ہے

محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن القداح، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): البسوا البياض، فإنه أطيب وأطهر، وكفنوا فيه موتاكم

امامؑ ابو عبداللہؑ سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ سفید رنگ کا لباس پہنا کرو، یہ بہت پاک وپاکیزہ رنگ ہے اور اسی رنگ میں اپنے مُردوں کو کفن بھی دیا کرو۔

- Imam AbuAbdullah[asws] quoted from the messenger of Allah[saww]: You better wear white coloured outfit, its pleasant and healthy life-style and use the same colour for enshrouding your deceased.[16]

عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد عن الحسن بن علي، عن أحمد بن عائذ، عن الحسين بن مختار قال: قلت لابي عبد الله (عليه السلام): يحرم الرجل في الثوب الاسود؟ قال: لا يحرم في الثوب الاسود ولا يكفن به الميت

مختلف اصحاب سے روایت ہے کہ الحسین بن مختار نے امامؑ ابو عبداللہؑ سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص احرام کیلئے کالے کپڑے کا استعمال کر سکتا ہے، امامؑ نے جواب دیا کہ کسی شخص کو نہ کالے کپڑے کا احرام بنانا چاہیے اور نہ ہی مُردے کو کالے رنگ کا کفن دینا چاہیے۔

---

14 Wasailu shia Vol-3 Page-39.
15 Wasailu shia Vol-3 Page-39
16 Al-Kafi.Vol-3,Page-148

- It is narrated from a number of companions that Al-Hussain bin Mukhter asked from Imam AbuAbdullah[asws]: Can one use black cloth(s) for 'Ahraam'? Imam[asws] replied: One should neither use black cloths for 'Ahraam' nor for giving 'Kafan' to a deceased.[17]

What shall be written on the Shroud?

کفن پر کیا تحریر کرنا چاہیے

حمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي في (الاحتجاج): عن محمد بن عبد الله بن جعفر الحميري، عن صاحب الزمان (عليه السلام)، أنه كتب إليه: قد روي لنا عن الصادق (عليه السلام) أنه كتب على إزار إسماعيل ابنه: إسماعيل يشهد أن لا إله إلا الله، فهل يجوز لنا أن نكتب مثل ذلك بطين القبر أم غيره ؟ فأجاب: يجوز ذلك، والحمد لله.

امامؑ زمانہ سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ امامؑ الصادق نے اپنے بیٹے اسماعیل کے کفن پر لکھا تھا کہ اسماعیل گواہی دیتا ہے کہ کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، اور کیا ہمیں بھی اس بات کی اجازت ہے کہ ہم خاکِ شفا یا کسی اور چیز سے ایسا کریں۔ امامؑ نے جواب دیا 'ہاں' اس کی اجازت ہے اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔

- A question was asked from Imam-e-Zamana[ajtf], that is it true that Imam Al-Sadiq[asws] wrote on his son's (Ismail) shroud: Ismail testifies: There is no God but Allah[azwj]? And it is permissible for us to write like that with dust (Khak-e-Shafa) or something similar? Imam[ajft] replied, yes, this is permissible and all praise due to Allah[azwj].[18]

What to Recite When Soul Leaves Body:

امامؑ علیؑ رضا، اپنے اصحاب میں سے ایک صحابی کی عیادت کیلئے گئے جو بستر مرگ پر تھا۔ آپؑ نے اس کی مزاج پرسی فرمائی، اس نے جواب دیا کہ میں آپؑ کی پچھلی دفعہ کی عیادت کے بعد بہت زیادہ درد اور بے چینی میں مبتلا ہو گیا تھا، آپؑ نے فرمایا کہ یہ پریشانی موت کی وجہ سے نہیں بلکہ تمھاری بیماری کی وجہ سے ہے پھر آپؑ نے اس کو موت کے بارے میں بتایا اور ان لوگوں کی دو قسموں کے بارے میں بتایا، ایک وہ جن کو موت پا کر سکون ملتا ہے اور دوسری قسم وہ ہے جن کے مرنے کے بعد باقی لوگوں کو سکون ملتا ہے، آپؑ نے اس کو تلقین کی کہ وہ دوبارہ گواہی دے توحید، رسالت اور امامت کی تا کہ وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائے جن کو موت کے بعد راحت و سکون ملتا ہے۔ اس نے فوراً اس پر عمل کیا۔

- Imam Ali Raza[asws] visited, one of his companions who was on his death bed and enquired from him about his condition. He replied; I had gone through a lot of pain and un-comfort after you had visited me last time. Imam[asws] replied you have not been troubled by the approaching death but got anxious by your disease. Imam[asws] then told him about the death and that there are two types of people, the

---

17 Al-kafi v-4 p-341
18 Wasil u Shia Vol-3,Page-53

ones who are relieved after meeting their death and the other kind whose death is a sigh of relief for others. And asked him to renew his pledge to 'Tauheed' and 'Rasalat' and our 'Wilait', so that you ensure you are among those who get pleasure and bounties after death. He, immediately, reiterated the above. [19]

Dead Body Should be Facing Kiblah:

میت کو قبلہ رخ ہونا چاہیے

محمد بن الحسن بإسناده عن محمد بن علي بن محبوب، عن العباس بن معروف، عن عبد الله بن المغيرة، عن ذريح، عن أبي عبد الله (عليه السلام) في (حديث) قال: وإذا وجهت الميت للقبلة فاستقبل بوجهه القبلة، لا تجعله معترضا كما يجعل الناس

محمد بن الحسن روایت کرتے ہیں کہ امامؑ ابو عبد اللہؑ سے کہ امامؑ نے فرمایا، ہمارے مخالفین کے برخلاف تمھیں چاہیے کہ اپنی میت کو قبلہ رخ ایسے رکھو کہ اس کا چہرہ قبلہ کی جانب ہو۔

- Mohammed bin alHassan narrates from Imam Abu Abdullah[asws], through a chain of narrators that Imam[asws] said: Contrary to our foes, you should place the dead body in the direction of Kiblah so that his face is towards Kiblah.[20]

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير عن هشام بن سالم، عن سليمان بن خالد قال: سمعت أبا عبد الله (عليه السلام) يقول: إذا مات لاحدكم ميت فسجوه تجاه القبلة، وكذلك إذا غسل يحفر له موضع المغتسل تجاه القبلة فيكون مستقبل باطن قدميه ووجهه إلى القبلة

مختلف راویوں سے روایت کی ہے کہ امامؑ ابو عبد اللہؑ سے کہ تم میں سے جب کوئی مر جائے تو میت کو قبلہ رخ لٹاؤ نہ صرف موت کے بعد بلکہ غسل میت کے وقت بھی، میت کا چہرہ اور پاؤں کے تلوے قبلہ رخ ہونا چاہیے۔

- Mohammed bin Yaqoob says that he has learned through a chain of narrators that Salaman has heard from Imam Abu Abdullah[asws]: When one of you would pass away then ensure that the dead is facing Kiblah, after death as well as during the 'Ghusal-e-Maiat' (bathing of dead-body) in such a way that both the face and the feet are in the direction of Kiblah.[21]

---

[19] Nahjul Israr, vol. 2, pp. 377
[20] Wasil u Shia Vol-2,Page-491
[21] Wasil u Shia Vol-2,Page-452

The way of washing the dead:

غسل میت

وعن عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رئاب ، عن الحلبي قال : قال أبو عبدالله (عليه السلام) : يغسل الميت ثلاث غسلات ، مرة بالسدر ، ومرة بالماء يطرح فيه الكافور ، ومرة اخرى بالماء القراح ، ثم يكفن ، الحديث

امامؑ ابو عبداللہؑ سے روایت ہے کہ کفن دینے سے پہلے میت کو تین غسل دینے چاہیے، فرمایا! پہلا غسل آب سدر سے، دوسرا آب کافور سے اور آخر میں تیسرا غسل خالص پانی سے دو۔

- It is narrated from Imam AbuAbdullah[asws]: Dead body to be given three washes prior to giving shroud, first with berry leaves soaked in water, second with water containing camphor, and third time with only pure water.[22]

عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال - في حديث -: إن رجلا سأل أبا جعفر (عليه السلام) عن الميت لم يغسل غسل الجنابة ؟ قال: إذا خرجت الروح من البدن خرجت النطفة التي خلق منها بعينها منه، كائنا ما كان، صغيرا أو كبيرا، ذكرا أو انثى، فلذلك يغسل غسل الجنابة، الحديث

ایک دفعہ امامؑ ابو عبداللہؑ سے کسی شخص نے پوچھا کہ مردے کو غسل میت، غسل جنابت کی طرح کیوں دیا جاتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا! 'نطفہ' جس سے انسان کی تخلیق ہوتی ہے، انسان کے مرنے کے بعد اس کے جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ بچہ ہو یا بوڑھا۔ اس لیے ضروری ہے کہ جسم کو پاک کیا جائے کیوں کہ نطفہ کے خارج ہونے سے انسان نجس ہو جاتا ہے۔

- Once Imam AbuAbdullah[asws] was asked by a person: Why a dead body is to be washed in a similar manner as one would perform ritual purification (Ghusal-e-janab)? Imam[asws] replied: The 'Nutfa'[23] from which the body was built, also comes out when soul leave the body, regardless of age or gender, being young or old, male or female, therefore, it is important to purify the dead body after it becomes 'Najis' due to its release.[24]

وعنه ، عن أبيه ، عن رجاله ، عن يونس ، عنهم (عليهم السلام) قال : إذا أردت غسل الميت فضعه على المغتسل مستقبل القبلة ، فإن كان عليه قميص فاخرج يده من القميص واجمع قميصه على عورته ، وارفعه من رجليه إلى فوق الركبة ، وإن لم يكن عليه قميص فألق على عورته خرقة ، اضربه بيدك حتى ترتفع رغوته ، واعزل الرغوة في شيء ، وصب الاخر في الأجانة الي فيها الماء ، ثم اغسل يديه ثلاث مرات كما يغسل الإنسان من الجنابة إلى نصف الذراع ، ثم اغسل فرجه ونقه ، ثم اغسل رأسه بالرغوة وبالغ في ذلك واجتهد أن لا يدخل الماء منخريه ومسامعه ، ثم اضجعه على جانبه الأيسر ، وصب الماء من نصف

22 Wasil u Shia Vol-2,Page-481

23 The starting cell, sperm.

24 Wasil u Shia Vol-2,Page-487

رأسه إلى قدميه ثلاث مرات ، وادلك بدنه دلكا رفيقا. وكذلك ظهره وبطنه ، ثم اضجعه على جانبه الأيمن وافعل به مثل ذلك ، ثم صب ذلك الماء من الأجانة واغسل الأجانة بماء قراح ، واغسل يديك إلى المرفقين. ثمّ صب الماء في الآنية والق فيه حبات كافور ، وافعل به كما فعلت في المرة الاولى ، ابدأ بيديه ، ثم بفرجه ، وامسح بطنه مسحا رفيقا ، فإن خرج منه شيء فانقه ، ثم اغسل رأسه ، ثم أضجعه على جنبه الأيسر ، واغسل جنبه الأيمن وظهره وبطنه ، ثم أضجعه على جنبه الأيمن ، واغسل جنبه الأيسر كما فعلت أول مرة.

ثم اغسل يديك إلى المرفقين والآنية وصبّ فيه ماء القراح ، واغسله بماء القراح كلما غسلت في المرتين الأولتين ، ثمّ نشّفه بثوب طاهر ، واعمد إلى قطن فذر عليه شيئا من حنوط وضعه على فرجه قبل ودبر[4] ،واحش القطن في دبره لئلا يخرج منه شيء ، وخذ خرقة طويلة عرضها شبر فشدها من حقويه ، وضم فخذيه ضما شديدا ولفها في فخذيه ، ثم أخرج رأسها من تحت رجليه إلى الجانب الأيمن ، واغرزها في الموضع الذي لففت فيه الخرقة ، وتكون الخرقة طويلة تلف فخذيه من حقويه إلى ركبتيه لفا شديدا

مختلف راوی بیان کرتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا۔ جب میت کو غسل دینا چاہو۔ تو میت کو تخت پر رو قبلہ لٹاؤ اور اگر اس کے بدن پر قمیض ہو تو میت کے ہاتھوں کو اس سے نکال کر اور اسے اکھٹا کر کے اس کی شرم گاہ پر رکھو اور اسے اس کے گھٹنوں کے اوپر تک لیجاؤ اور اگر قمیض نہ ہو تو کپڑے کا کوئی اور ٹکڑا اس کی شرم گاہ پر رکھو اور کسی طشت میں بیری کے کچھ پتے رکھ کر پھر اُس کے اوپر پانی ڈال کر ہاتھ سے اس قدر ملو کہ جھاگ بلند ہو جائے پھر جھاگ کو الگ کر کے باقی آبِ سدر کسی بڑے برتن میں دوسرے پانی سے ملا کر پہلے نصف کلائی تک اس طرح تین بار اس کے دونوں ہاتھ دھوؤ کہ جس طرح جنب آدمی دھوتا ہے پھر اس کی شرم گاہ کو دھوؤ۔ (بعد ازاں غسل شروع کرو) اور جھاگ (اور آبِ سدر) سے پہلے سر کو خوب رگڑ کر (تین بار) دھوؤ اور خیال رکھو کہ پانی اس کے کان اور ناک پر داخل نہ ہونے پائے پھر اسے بائیں کروٹ لٹا کر اس کی دائیں جانب کو نیم سر سے لیکر قدموں تک تین بار دھوؤ اور بدن کو، پشت وپیٹ کو نرم نرم ملو اس کے بعد اسے دائیں کروٹ پر لٹا کر اسی طرح تین بار بائیں جانب کو دھوؤ اگر بڑے برتن میں کچھ آبِ سدر بچ جائے تو اسے اُنڈیل دو اور برتن کو خالص پانی سے دھو کر اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھو لو۔ اب برتن میں کچھ کافور ڈال کر آبِ کافور تیار کرو اور پھر بدستور سابق اسے اس پانی سے تین تین بار سر اور دائیں و بائیں جانب کو غسل دو مگر پہلے میت کے ہاتھوں اور شرم گاہ کو دھوؤ اور پیٹ کو نرم نرم ملو اور کچھ رطوبت خارج ہو تو اسے صاف کر دو۔ پھر برتن کو اور اپنے ہاتھ کو کہنیوں تک دھو کر برتن میں آبِ خالص ڈال کر بدستور سابق اس سے غسل دو اور غسل مکمل ہونے کے بعد بدن کو صاف ستھرے کپڑے سے خشک کرو۔ پھر روئی پر کچھ حنوط لگا کر شرم گاہ پر رکھو۔ اور عباسہ خرقہ (ران پیچ) لیکر جس کا عرض تقریباً ایک بالشت ہو اس کے تہمند باندھنے کی جگہ رکھ کر اس کی دونوں رانوں کو کس کر باندھ دو تاکہ میت کے جسم سے کوئی غلاظت وغیرہ باہر نہ نکل سکے۔

- It is narrated from Imam[asws] through a chain of narrators: When you want to wash a dead body then put the body on a bathing table facing the Qiblah, If he is wearing shirt then cut it so that his hands may be brought out of his shirt and put his hands on his loins (Sharam Ghah), and spread them from there to his legs in order to cover his legs towards knee area. But if he was not wearing a shirt then cover his body (from loins area to knees) with a thick cloth, i.e., a shirt, and put some berry leaves in a washtub and start pouring some water on it and stir it with your hands until you see some foam

rising from it. And pour some water out of smaller tub into a bigger bath-Tub (Tasht) but without the foam mixture (and leafs) and dilute it with fresh water, then start with washing body's' hands up the elbow, three times, clean them as one would wash body during the ritual bath (Ghul-e-Jannabath) then wash its genitals and purify it (taking hands underneath cloth without exposing private parts), then wash body's head with taking foam water from the smaller tub and rinse its head thoroughly while taking extra care to stop any water reaching bodies nostrils and its ears. Then turned the body on its left side, and pour water on its right hand side starting from its head to toes such a way water flows from right side of the head to the feet while gently rubbing the body, stomach and back, repeat it three times. The same, to be repeated after laying the body on its right hand side. Then discard the remaining water from the bigger tub and wash it by normal water. Wash your both hands up to elbows.

- Then prepare camphor water by pouring fresh water in the tub and mixing some camphor grains in the water. Then wash the body, like before, three time, starting with its hands, then its genitals, head, left-hand posture and right-hand posture, (as before), wash its abdomen very gently, if anything comes out, just clean it.

- Then wash the tub with fresh water as well as your hand up to elbows, and then wash body again with fresh water, following the previous sequence (hands, genitals, head, left-hand posture, right-hand posture).

- After completion of bath, dry the whole body with a dry cloth and put some camphor on cotton layers/sheet and put cotton sheet on its genitals and prepare a cotton pad put it underneath (under anal area) in order absorb any discharge, and then take a piece of cloth and make a lungi (under wear) and cover body's waist to knee area with it so that no fluid comes out of body.[25]

Don't Use Hot Water, Unless One Fears Harm for Himself:

گرم پانی کا استعمال نامناسب ہے جب تک کہ غاسل کو ٹھنڈے پانی سے خطرہ ہو

محمد بن الحسن بإسناده عن علي بن مهزيار ، عن فضالة،عن أبان ، عن زرارة قال : قال أبو جعفر(عليه السلام) : لا يسخن الماء للميت

[25] Wasil u Shia Vol-2,Page-480

امام ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ غسلِ میت کیلئے گرم پانی کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

- Imam Abu Jafar[asws] said: Try not to use hot water for washing the dead body.[26]

محمد بن يعقوب ، عن عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن يعقوب بن يزيد ، عن عدة من أصحابنا ، عن أبي عبدالله (عليه السلام) قال : لا تسخن (للميت الماء) (1) ، لا تُعجل له النار (2) ، ولا يُحنط بمسك.

امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا میت کے لئے پانی گرم نہ کیا جائے اس کے لیے یہ ایسا ہی ہے جیسا دوزخ کی آگ کی جلدی کی جائے اور نہ ہی اسے کستوری سے حنوط دیا جائے۔

- Imam AbuAbdullah[asws] said: Using hot water for washing the dead body is like introducing fire prior to its time to him and do not put perfume on the deceased.[27]

قال : وروي في حديث آخر : إلآ أن يكون شتاءاً بارداً فتوقي الميت مما توقي منه نفسك

ایک روایت میں ہے کہ سخت جاڑے کے موسم میں میت کیلئے گرم پانی استعمال کر کے اس کو ٹھنڈے سے بچاؤ جیسے اپنے آپ کو بچاتے ہو۔

- It is also narrated in another tradition: In very cold weather, you may use hot water to protect the dead body from too cold as you would also like to protect yourself.[28]

وبإسناده عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن أبيه ، عن عبدالله بن المغيرة ، عن رجل ، عن أبي جعفر وأبي عبدالله (عليهما السلام) قالا : لا يقرب الميت ماءاً حامياً

امام ابو جعفرؑ اور امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا: میت کو گرم پانی سے غسل دینا مناسب نہیں ہے۔

- Imams AbuJaafar[asws] and AbuAbdullah[asws] both said: It is not appropriate to wash dead body with hot water.[29]

Dead Body should be handled with Kindness:

میت کے ساتھ نرمی برتنا چاہیے

وبإسناده عن الحسين بن سعيد، عن ابن أبي عمير، عن إبراهيم الخراز، عن عثمان (النوا) قال: قلت لابي عبد الله (عليه السلام): إني اغسل الموتى، قال: أو تحسن ؟ قلت: إني اغسل، قال: إذا غسلت ميتا فارفق به ولا (تعصره) ولا تقربن شيئا (من) مسامعه بكافور.

---

26 Al-kafi Vol-3,Page-147
27 Al-kafi Vol-3,Page-147
28 Manlayazahoor Al-Faqi Vol-1 Page-142
29 Wasil u Shia Vol-2,Page-499

عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ کو بتایا کہ میں مردوں کو غسل دیتا ہوں، امامؑ نے فرمایا: آیا اچھی طرح دیتا ہے، عرض کیا: بس غسل دیتا ہوں، امامؑ نے فرمایا: جب کسی میت کو غسل دو تو اس کے ساتھ نرمی برتو اور اسے نہ دباؤ 60 اور نہ کافور اس کے کانوں تک جانے پائے۔

- Othman says, I told Imam AbuAbdullah: I wash dead bodies. Imam[asws] enquired: Do you wash them properly? I replied: I just wash them. Imam[asws] responded: if you washed a dead body then be kind to it, neither squeeze it nor let camphor reach to its ears.[30]

Do not Remove Something from the Body after Giving Shroud:

کفن دینے کے بعد میت سے کوئی چیز الگ نہ کرو

محمد بن يعقوب عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: لا يمس من الميت شعر ولا ظفر وإن سقط منه شيئ فاجعله في كفنه

امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا: میت کے نہ بال کاٹے جائیں نہ ناخن اور خود بخود کچھ گر جائیں تو ان کو کفن میں رکھ دو۔

- AbuAbdullah[asws] said: Do not remove anything from dead body, even hairs or nails and if a thing drops from it then put it back inside the shroud.[31]

Don’t Rewash Dead Body, due to Effluent Discharge:

کسی چیز کے خارج ہونے کی صورت میں دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں

روح بن عبد الرحيم، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إن بدا من الميت شيئ بعد غسله فاغسل الذي بدا منه ولا تعد الغسل

روح بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں امام ابو عبداللہؑ سے: اگر میت سے کوئی نجس چیز خارج ہو تو صرف اس حصہ کو دھونا کافی ہے دوبارہ غسل دینے کی ضرورت نہیں۔

- Bin Abdul Rahim narrates from Imam AbuAbdullah[asws]: If something unclean comes out of dead body then only wash that area without any need of giving it a bath again.[32]

عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إذ خرج من الميت شيئ بعد ما يكفن فأصاب الكفن قرض منه

---

30 Wasil u Shia Vol-2,Page-497
31 Al-Kafi Vol-3,Page-155
32 Wasil u Shia Vol-2,Page-542

ابن ابی عمیر اپنے کچھ دوستوں سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے امام ابو عبد اللہؑ سے فرماتے سنا کہ: میت کو کفن دینے کے بعد اگر کفن کا کوئی حصہ میت سے خارج ہونے والی رطوبت سے نجس ہو جائے تو اس حصہ کو کاٹ دینا چاہیے۔

- Ibn Abi Omair, refers to some of his friends who had learnt from, Imam AbuAbdullah[asws]: Cut-off that part of the shroud which becomes impure due to it being stained from dead body effluent, after it has been bathed.[33]

Shrouding and its Implications:

کفن اور اس کے لوازمات

عن عبد الله بن سنان قال: قلت لابي عبد الله (عليه السلام): كيف أصنع بالكفن ؟ قال: تؤخذ خرقة فيشد بها على مقعدته ورجليه، قلت: فالازار ؟ قال: لا ، إنها لا تعد شيئا، إنما تصنع لتضم ما هناك لئلا يخرج منه شئ، وما يصنع من القطن أفضل منها، ثم يخرق القميص إذا غسل، وينزع من رجليه، قال: ثم الكفن قميص غير مزرور ولا مكفوف، وعمامة يعصب بها رأسه، ويرد فضلها على رجليه

عبد اللہ بن سنان کہتا ہے کہ میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے پوچھا کہ میت کو کفن کیسے دینا چاہیے ؟ امامؑ نے جواب دیا کہ ایک ران پیچ لیا جائے جس سے اس کے مقعد کو (اس پر کچھ کپاس رکھ کر) اور رانوں کو باندھا جائے راوی نے عرض کیا پھر لنگی کی کیا ضرورت ہے ؟ فرمایا: ران پیچ کفن میں شمار نہیں ہوتا وہ تو صرف اس لئے باندھا جاتا ہے کہ مقعد وغیرہ سے کوئی چیز نہ نکلے اس لئے لنگی ضروری ہے۔ پھر کفن اگر کپاس کا ہو تو افضل ہے۔ غسل دیتے وقت اس کی قمیض کو پھاڑ دیا جائے اور پاؤں کی طرف سے اتار لیا جائے، پھر فرمایا کفن تو قمیض ہے (لنگی اور چادر کے علاوہ) جس کے نہ بٹن ہو اور نہ کف، ایک عمامہ جس سے اس کا سر باندھا جائے جو تین سے چار پیچوں کے بعد اس کا باقی حصہ اس کے سینے پر ڈال دیا جائے۔

- Abdullah Bin Sinan says, I asked from Imam Abu Abdullah[asws], how should I cover the dead with the shroud? Imam[asws] replied: a cloth to be wrapped around body's genitals (to cover both front and back) also put some extra cotton at rear area (for the purpose of stopping any fluid coming out). I asked what about the lion cloth? Imam[asws] replied: Actually, the wrapper cloth is not an essential part of shroud, it is given to the body so that body fluid may not come out. It is only used for this reason. Then it is better to use cotton shroud. Remove body's shirt prior to giving bath, by tearing/cutting and taking it off from feet side. The shroud consists of a shirt, without any buttons and cuffs, and a turban for head, which should be wrap around the head 3 to 4 times whereas, the remain to be left on the body's shirt.[34]

---

33 Al-Kafi Vol-3,Page-156
34 Al-Kafi Vol-3,Page-144

وعنهم، عن سهل، عن ابن محبوب، عن معاوية بن وهب، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: يكفن الميت في خمسة أثواب: قميص لا يزر عليه، وإزار، وخرقة يعصب بها وسطه، وبرد يلف فيه، وعمامة يعتم بها ويلقى فضلها على صدره

امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: کفن پانچ کپڑوں میں دینا چاہیے، ۱) قمیض جس میں کوئی بٹن نہ ہو ۲) لنگی ۳) ران پیچ ۴) چادر، جس میں جسم کو لپیٹا جائے ۵) عمامہ، سر پر تین سے چار پیچ باندھ کر باقی حصہ سینہ پر ڈال دیا جائے۔

- Imam AbuAbdullah[asws] said : Enshroud the dead in five garments: (1) A shirt without any buttons on it; (2) and loin cloth; (3) a rag (hip and thighs wrapper); (4) A large sheet 'chaddar' to wrap the body; (5) A turban to tie on head while leaving some of it (after three/four turns on head) on chest.[35]

Orders Regarding Camphor:

کافور کے متعلق احکام

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه رفعه قال: السنة في الحنوط ثلاثة عشر درهما وثلث، أكثره، وقال: إن جبرئيل (عليه السلام) نزل على رسول الله (صلى الله عليه وآله) بحنوط، وكان وزنه أربعين درهما، فقسمها رسول الله (صلى الله عليه وآله) ثلاثة أجزاء: جزء له، وجزء لعلي وجزء لفاطمة (عليها السلام).

معصومؑ سے روایت ہے فرمایا: حنوط میں کافور کی جو مقدار سنت ہے وہ تیرہ درہم اور ایک ثلث ہے، فرمایا: جناب جبرئیلؑ حضرت رسولِ خداؐ کی خدمت میں جو حنوط لائے تھے اس کی مقدار چالیس درہم تھی جسے آنحضرتؐ نے تین حصوں میں تقسیم فرمایا ایک حصہ اپنے لیے، دوسرا حصہ علیؑ کے لیے، اور تیسرا حصہ جناب فاطمہ زہرا صلوات والسلام علیہا کے لیے۔

- It is narrated that the weight of the 'Al-hanout' (Camphor) is of thirteen dirhams and one third, ($13^{1/3}$) Imam[asws] said: Gabriel[as] descended upon the messenger of Allah[saww] and brought Al-hnout, equal in weight to forty dirhams, The messenger of Allah[asws] divided it into three parts: one part for himself[saww], and one part for Ali[asws] and part for Syeda Fatma[asws].[36]

وعن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن أبي نجران، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: أقل ما يجزي من الكافور للميت مثقال

امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا: کافور کی کم ترین مقدار جو میت کے لیے کافی ہے وہ ایک مثقال ہے۔

---

35 Al-Kafi Vol-3,Page-145
36 Al-Kafi Vol-3,Page-151

- Imam AbuAbdullah[asws] said: The minimum quantity of camphor to be given to the deceased is one mishqal (4.5 grams).[37]

To Give a Garment to the Deceased in Which He used to Worship:

کفن اس کپڑے کا دینا چاہیے جس میں وہ نماز پڑھتا تھا

عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: إذا أردت أن تكفنه فإن استطعت أن يكون في كفنه ثوب كان يصلي فيه نظيف فافعل، فإن ذلك يستحب، أن يكفن فيما كان يصلي فيه. ورواه الصدوق قال: قال أبو جعفر الباقر (عليه السلام): إذا كفنت الميت فإن استطعت، وذكر الحديث

محمد بن مسلم روایت کرتے ہیں امام ابو جعفرؑ سے فرمایا: جب میت کو کفن دینا چاہو تو اگر ممکن ہو تو اس کے کفن میں اس پاک و پاکیزہ کپڑے کو بھی شامل کرو جس میں وہ نماز پڑھتا تھا۔

- Mohammed bin Muslim says that Imam Abu Jafar[asws] said: When giving shroud to a dead person, it is recommended, to also include, in the shroud, if possible, a clean and pure outfit in which he/she used to offer prayers.[38]

Burning Impregnated Sticks 'Agarbati' are Not Recommended

کفن کو دھونی دینا اور اگر بتی وغیرہ ممنوع ہیں

محمد بن الحسن بإسناده عن الحسن بن محبوب، عن أبي حمزة قال: قال أبو جعفر (عليه السلام): لا تقربواموتاكم النار، يعني الدخنة

امام جعفرؑ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کے پاس آگ نہ لے جاؤ یعنی انہیں دھونی نہ دو۔

- Imam AbuJaafar[asws] said: you do not approach your dead with the fire, means 'Al Dkhna' (smoking sticks, perfume impregnated sticks, agarbati).[39]

عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: لا يجمر الكفن.

ابن ابی عمیر کہتا ہے امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ کفن کے پاس دھونی دینے والی چیز نہ لیجاؤ، یعنی اگر بتی وغیرہ۔

- Ibn Abi Omair, narrates from some of his friends that Imam AbuAbdullah[asws] said: Do not take smoking sticks near shroud.[40]

---

37 Al-Kafi Vol-3,Page-151
38 Wasil u Shia Vol-3,Page-15
39 Wasil u Shia Vol-3,Page-20
40 Al-Kafi Vol-3,Page-147

Leaving Two green twigs with the Grave:

دو سر سبز جریدے قبر میں رکھنے کا حکم

عن زرارة قال: قلت لابي جعفر (عليه السلام): أرأيت الميت إذا مات لم تجعل معه الجريدة ؟ فقال: يتجافى عنه العذاب والحساب ما دام العود رطبا، إنما الحساب والعذاب كله في يوم واحد في ساعة واحدة، قدر ما يدخل القبر ويرجع القوم ، وإنما جعلت السعفتان لذلك فلا يصيبه عذاب ولا حساب بعد جفوفهما، إن شاء الله.

زرارہ نے امام جعفرِ صادقؑ کے والد سے پوچھا کہ اگر میت کے ساتھ جریدہ نہ رکھا جائے تو کیا ہوتا ہے ؟ امامؑ نے جواب دیا (اس کی برکت سے) مرنے والے سے عذاب و حساب دور ہو جاتا ہے جب تک وہ تر رہیں، پھر فرمایا اور یہ عذاب (فشارِ قبر) اور حساب دونوں ایک ہی دن اور اس کی بھی ایک ساعت میں ہوتے ہیں اور صرف اس قدر دیر لگتی ہے جس قدر مرنے والا قبر میں داخل ہوتا ہے اور لوگ واپس جاتے ہیں اس لیے شاخیں رکھی جاتی ہیں کہ یہ وقت ٹل جائے، اس کے بعد جب خشک ہو جائیگا، تو نہ عذاب ہو گا اور نہ حساب و کتاب۔ انشاءاللہ

- Zrara asked from Imam Jafar-e-Sadiq[asws]'s father: If we do not keep green twigs with the dead then what would happen? Imam[asws] replied: These protect the dead from torture and interrogation as long as these are fresh. Interrogation and the torture are conducted on day-one and within a single hour, the time it takes to lay down the body and to walk away from there. God willing, there will be neither questions nor torture after the twigs are dried[41].

يحيى بن عبادة المكي، أنه قال: سمعت سفيان الثوري يسأل أبا جعفر (عليه السلام) عن التخضير ؟ فقال: إن رجلا من الانصار هلك فأوذن رسول الله (صلى الله عليه وآله) بموته، فقال لمن يليه من قرابته: خضروا صاحبكم، فما أقل المخضرين يوم القيامة، قال: وما التخضير ؟ قال: جريدة خضرة توضع من أصل اليدين إلى أصل الترقوة

یحیٰی بن عبادہ مکی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو حضرت ابو جعفرؑ سے یہ سوال کرتے سنا کہ میت کے ہمراہ سبز شاخیں کیوں رکھیں جاتی ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: انصار میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا اور جب رسول خداؐ کو اس کی اطلاع دی گئی اور آنحضرتؐ وہاں تشریف لے گئے تو اس کے قرابتداروں سے فرمایا: اپنے ساتھی کی تخضیر کرو (اس کے کفن میں سرسبز جریدہ رکھو) پھر فرمایا: بروز قیامت سرسبز جریدے والے کس قدر کم ہوں گے؟ (کیوں کہ اکثریت والے تو رکھتے ہی نہیں) اس نے عرض کیا تخضیر کیا ہے؟ فرمایا: سرسبز شاخ ہے جو ہاتھوں کی لمبائی کے برابر میت کے ساتھ رکھی جاتی ہے۔ ایک اور روایت میں امام موسیٰ کاظمؑ نے وضاحت فرمائی کہ سرسبز جریدہ کسی بھی درخت کا ہو سکتا ہے مگر بہتر ہے کہ کھجور کے درخت کا ہو۔

- Yahya Bin Obada Al Macci, that he said : I heard Sofyan Al Thouri asks Abu Jafar[asws] about the green twigs. Imam[asws] replied: Once a man from the true followers passed away. When the messenger of Allah[saww] was informed of his death, He[saww] came out and asked one of dead's close relatives to put green twigs in his shroud, and also

[41] Al-Kafi Vol-3,Page-152

said there will be small number of people on Doomsday with green twigs. When asked: what are green twigs? He[asws] replied, these are hand-length twigs which are kept with the dead in the shroud (this is because our opponents do not keep twigs with their dead). In another tradition, Imam Musa-e-Kazim[asws] explained: It is permissible to use green twigs from any tree, although branches from a date-tree are preferred.[42]

Imam Hussain[asws]'s grave Dirt to Sprinkle on Shroud and in Grave:

تربتِ امام حسینؑ (خاکِ شفا) کفن اور قبر میں رکھنا مستحب ہے

محمد بن الحسن بإسناده عن محمد بن أحمد بن داود، عن أبيه، عن محمد بن عبد الله بن جعفر الحميري قال: كتبت إلى الفقيه (عليه السلام) أسأله عن طين القبر يوضع مع الميت في قبره، هل يجوز ذلك أم لا ؟ فأجاب - وقرأت التوقيع ومنه نسخت -: توضع مع الميت في قبره، ويخلط بحنوطه. إن شاء الله. ورواه الطبرسي في (الاحتجاج) عن محمد بن عبد الله بن جعفر، عن أبيه، عن صاحب الزمان (عليه السلام)، مثله

محمد بن عبداللہ بن جعفر الحمیری بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام موسی کاظمؑ کی خدمت میں خط ارسال کیا جس میں آپ سے قبر کی مٹی (خاکِ شفا) کے متعلق دریافت کیا تھا کہ آیا، میت کے ساتھ قبر میں رکھی جائے؟ آپ نے جواب لکھا: ہاں، اس کی قبر میں بھی رکھی جائے اور اس کے حنوط کے ساتھ بھی ملائی جائے انشااللہ۔ ایک اور روایت جو امامِ زمانہؑ سے ہے میں بھی ایسا ہی حکم دیا گیا ہے۔

- Mohamed Bin Abdullah Bin Jaafar Al Hemyari says, he wrote to Imam[asws], the scholar and enquired about the use of 'qhaq-e-shifa' for the shroud and the grave. Imam[asws] answered after reading and signing his reply, yes, it is appreciated if it is put it in the grave and applied to the shroud mixed with Hanut: (its use will be) God willing. Another tradition from Imam e Asar[ajfj] also reports the same.[43]

The way of shrouding and Laying Down the dead body:

حنوط اور میت کو کفن دینے اور لٹانے کی کیفیت

يونس، عنهم (عليهم السلام) قال في تحنيط الميت وتكفينه، قال: ابسط الحبرة بسطا، ثم ابسط عليها الازار، ثم ابسط القميص عليه، وترد مقدم القميص عليه، ثم اعمد إلى كافور مسحوق فضعه على جبهته موضع سجوده، وامسح بالكافور على جميع مفاصله من قرنه إلى قدمه، وفي رأسه وفي عنقه ومنكبيه ومرافقه، وفي كل مفصل من مفاصله من اليدين والرجلين، وفي وسط راحتيه، ثم يحمل فيوضع على قميصه، ويرد مقدم القميص عليه، ويكون القميص غير مكفوف ولا مزرور، ويجعل له قطعتين من جريد النخل رطبا قدر ذراع، يجعل له واحدة بين ركبتيه، نصف مما يلى الساق ونصف مما يلي الفخذ، ويجعل الاخرى تحت إبطه الايمن، ولا تجعل في منخريه ولا في بصره ومسامعه ولا على وجهه قطنا ولا كافورا، ثم يعمم،

---

42 Wasil u Shia Vol-3,Page-21
43 Wasil u Shia Vol-3,Page-29

يؤخذ وسط العمامة فيثنى على رأسه بالتدوير، ثم يلقى فصل الشق الايمن على الايسر، والايسر على الايمن، ثم يمد على صدره. ورواه الشيخ بإسناده عن محمد بن يعقوب وكذا كل ما قبله

یونس بعض آئمہ طاہرینؑ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے میت کو کفن دینے اور حنوط کرنے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: پہلے بڑی یمنی چادر بچھاؤ، پھر اس پر لنگی بچھاؤ، پھر اس پر قمیض اس طرح بچھاؤ (اس کا بالائی حصہ سر کی جانب رکھو اور اس پر میت کو لٹانے کے بعد) اس کا وہ بالائی حصہ میت پر الٹ دو، پھر کافور لے کر اس کی پیشانی کے مقام سجدہ پر اور سر سے لے کر قدم تک تمام جوڑوں پر نیز سر و گردن، کاندھے، کہنیوں، ہاتھوں، پاؤں کے تمام جوڑوں، دونوں ہتھیلیوں کے وسط پر (پاؤں کے انگوٹھوں کے سروں پر) کافور لگاو، پھر میت کو اُٹھا کر کفن پر لٹاؤ اور قمیض کا بالائی حصہ سر کی جانب سے اُٹھا کر اس پر اُلٹ دو، قمیض کے نہ بٹن ہوں نہ ہی کف، پھر کھجور کی شاخ کے دو تر و تازہ جریدے بقدر ایک ہاتھ کے بناؤ پھر ایک کو اس طرح کہ آدھا رانوں میں اور آدھا دونوں گھٹنوں کے درمیان رہے اور دوسرے کو اس کی دائیں بغل کے نیچے رکھو اور میت کے نتھنوں، آنکھوں، کانوں، اور منہ پر نہ کپاس رکھو اور نہ کافور لگاؤ، پھر اس طرح عمامہ باندھوں کہ اس کے وسط سے پکڑ کر سر پر دو چار چکر دو، (پھر قینچی کی طرح) دایاں سرا بائیں سرے پر اور بایاں سرا دائیں پر ڈال کر دونوں کو اس کے سینہ پر ڈال دو۔

- Yunus narrates from masomeen[asws] regarding the giving shroud and putting on Camphor as: First spread the cloth, (i.e., Yamini chadar) then spread the loin cloth (lungi) on it and then spread the shirt (so that its coller area remains at the top) and then lay down the dead-body. Then resort to a crushed camphor then put it on body's forehead, at its prostration place, and wipe body by camphor, on all its joints, from palms to its feet (soles) and on its head and neck, its shoulders and its facilities and in each joint from its joints from both hands and the two legs, And in the middle of the body. Then lift the body in order to put shirt on with first putting shirt from head side. Make sure there are neither buttons nor cuffs on the shirt. Then prepare two fresh twigs of palm equivalent to the length of an arm and place one in such a way that is remains half between thighs and half between knees and the other twig is place under the right armpit. Also make sure neither camphor nor cotton is placed on body's nostrils, into eyes, into ears, and on its face. Then put on the turban by giving 2 to 4 folds around head by starting the cloth from the middle and leave left and right end on the chest.[44]

عن سماعة، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إذا كفنت الميت فذر على كل ثوب شيئا من ذريرة وكافور

امام ابوعبداللہؑ سے روایت ہے کہ فرمایا: جب میت کو کفن دینے لگو تو کفن کے ہر کپڑے پر کچھ ذریرہ اور کافور چھڑک لو۔

- It is narrated from Imam AbuAbdullah[asws]: When enshrouding the dead, sprinkle on each garment a pinch of ground Kafour.[45]

---

44 Al-Kafi Vol-3,Page-143
45 Al-Kafi Vol-3,Page-143

The funeral prayer:

نماز جنازہ

وبالاسناد عن الحلبي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: تكبر، ثم تشهد{ التشهد ما نقله أبو بصير عن الصادق (عليه السلام) وهو: بسم الله وبالله والحمد لله وخير الأسماء كلها لله، أشهد أن لا إله إلاّ الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يد الساعة، وأشهد أن ربي نعم الربّ، وأنّ محمداً نعم الرسول، وأن علياً نعم الوصيّ ونعم الإمام، اللهم صل على محمد وآل محمد وتقبل شفاعته في أمته وارفع درجته، الحمد لله رب العالمين}، ثم تقول: إنا لله وإنا إليه راجعون، الحمد لله رب العالمين، رب الموت والحياة، صل على محمد وأهل بيته، جزى الله عنا محمدا خير الجزاء بما صنع بأمته، وبما بلغ من رسالات ربه، ثم تقول: اللهم عبدك ابن عبدك ابن أمتك، ناصيته بيدك، خلا من الدنيا واحتاج إلى رحمتك، وأنت غني عن عذابه، اللهم إنا لا نعلم منه إلا خيرا، وأنت أعلم به، اللهم إن كان محسنا فزد في إحسانه وتقبل منه، وإن كان مسيئا فاغفر له ذنبه وارحمه وتجاوز عنه برحمتك، اللهم ألحقه بنبيك، وثبته بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة، اللهم اسلك بنا وبه سبيل الهدى، واهدنا وإياه صراطك المستقيم، اللهم عفوك عفوك، ثم تكبر الثانية وتقول مثل ما قلت حتى تفرغ من خمس تكبيرات

الحلبی امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: پہلی تکبیر کہو

اَللّٰہُ اَکْبَرْ اللہ اکبر

پھر تشہد پڑھ

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَخَیْرُالا سَمَاءِ کُلُّھَا لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہ، لَاشَرِیْکَ لَہ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہ، وَرَسُوْلُہ، اَرْسَلَہُ بِالْحَقّ بَشِیْراً وَنَذِیراً بَینَ یَدَی السَّاعَۃِ وَاَشْھَدُ اَنَّ رَبِیّ نِعْمَ الرَّبَّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِیًّا نِعْمَ الْوَصِیُّ وَنِعْمَ الْاِمَامُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتُہ، فِی اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِءنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبَّ الْمَوْتِ وَالْحَیَاۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًاخَیْرَ الْجَزَاءِ بِمَا صَنَعَ بِاُ مَّتِہٖ وَبِمَا بَلَّغَ مِنْ رِسَالَاتِ رَبِّہٖ اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ ابْنَ اُمَّتِکَ نَاصِیَتُہٗ بِیَدِ کَ خَلَا مِنَ الدُّنْیَا وَ احتَا ج اِ لَی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرَ ا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِی اِحْسَانِہٖ وَتَقَبَّلْ مِنْہُ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَاغْفِرْلَہٗ ذُنْبِہٖ وَارْحَمْہُ وَتَجَاوَزْ عَنْہُ بِرَحْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ اَ لْحِقْہُ بِنَبِیّکَ وَاثَبِّتْہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِیی الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا وَفِیی الْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اسْءَلُکَ بِنَاوَبِہٖ سَبِیْلَ الْھُدٰی وَاھْدِنَا وَاِیَّاہُ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ اَللّٰھُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ

! اسم اللہ کے ساتھ۔ اور سب حمد اللہ کے لیے ہے اور تمام اچھے اچھے نام اللہ کے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ وحدہٗ لاشریک لہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد خاص اور اس کے رسول ہیں جنہیں اس نے حق کے ساتھ بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے قیامت تک کے لیے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میرا رب پروردگار کتنا خوب پروردگار ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنا خوب رسول ہے اور بے شک علی علیہ السلام کیا خوب وصی اور امام ہے۔ اے میرے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام پر صلوۃ نازل فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے شفاعت قبول فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رفعت درجات عطا فرما والحمد للہ رب العالمین۔ سب کچھ اللہ کیلئے ہے اور بے شک ہم نے اس کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے الحمد للہ رب العالمین سب حمد اللہ کے لیے ہے جو عالمین کا

پالنے والا ہے۔جو زندگی اور موت کا رب ہے۔اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت محمد علیہ السلام پر صلوۃ و رحمت نازل فرما! ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہترین جزاء عطا فرما اس کی جزاء جو کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے لیے کیا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب کی طرف سے حق رسالت ادا کیا۔ اے میرے اللہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا اور تیری بندی کا بیٹا جس کی پیشانی تیرے قبضہ قدرت میں ہے یہ دنیا سے نکلا ہے اور تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے مستغنی ہے۔اے میرے اللہ ہم اس کی خیر کے ہی جاننے والے ہیں تو ہم سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔اے میرے اللہ اگر یہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما۔
اور اس کی نیکیوں کو شرفِ قبولیت عطا فرما۔اگر یہ گناہ گار ہے تو اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما اور اس سے درگزر فرما اپنی رحمت کے ساتھ اے میرے اللہ! اسے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنگت نصیب فرما یا اور دنیا میں اسے قول ثابت پہ ثابت قدمی عطا فرما اور آخرت میں بھی۔ اے میرے اللہ! میں اپنے لیے اور اس کے لیے تجھ سے ہدایت کے راستے کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! ہمیں اور اسے صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرما۔اے میرے اللہ! تیری بخشش اور عفو و کرم کا سوال ہے۔

اس کے بعد دوسری تکبیر کہو اور پہلے کی طرح (تشہد سے عفوک تک) دوبارہ پڑھو، یہاں تک کہ (کُل) پانچ تکبیریں ہو جائیں۔

- From various references, Al Halabi narrates from Imam Abu Abdullah[asws] that Imam[asws] said: Say Takbeer then, recite Tashahud, In the name of Allah[azwj] and By Allah[azwj] and All praise due to Allah[azwj] and for the all best names of Allah[azwj], I Testify that no god (exists) except Allah[azwj] alone, Who has no partner And I testify that Mohammed[saww] is His[azwj] messenger, sent by Him[azwj] with truth, to reveal the good news and to warning against evil- for all the time, And I testify that Lord is most excellent Lord and Mohammed[saww] the most excellent Messenger[saww] and Ali[sws] the most excellent Divine Guardian and the Imam. Ya Allah[azwj] send blessings upon Mohammed[saww] and the Mohammed's Family[sws] and accept their[asws] intercession for us and raise Their[asws] degree, all praise due to Allah[azwj] the Lord[azwj] of the Worlds. Then say: إنا لله وإنا إليه راجعون[46]

- Then recite the following supplication: To Allah[azwj] we belong, and to Him[azwj] is our return. (We are) thankful to the Lord[azwj] of the Worlds- Who is the Lord of death and life, send blessings upon Mohammed[saww] and Prophet's Family[asws]. Allah[azwj] reward Mohammed[saww] and his Alhul Bait[sws] with the best attributes for preaching Your[azwj] people and showing them the good and then says : Ya Allah[azwj], he is Your[azwj] slave, son of Your[azwj] salve and son of Your[azwj] maid. He is free of this world and is dependent on Your mercy and You[azwj] have no intention to torture him, Ya Allah[azwj] we

[46] Al-Kafi Vol-3,Page-173

only know his good deeds but You[azwj] are more knowledgeable of his affairs, Ya Allah[azwj] if he was a good person then enhance his virtues prior to accepting them but if had offended You[azwj], through his actions then please forgive him and extend Your[azwj] mercy to him and pardon him. Ya Allah[azwj] blessing him with the nearness to Your Prophet[saww] and we pray for Your mercy in this life as well as in the hereafter, Ya Allah[azwj] we seek Your guidance, through Your preferred way, and keep us on the 'Sirat-e-Moustaqeem' The righteous Path, Ya Allah[azwj] please forgive us, please forgive us. Then say the Takbeer for second time and repeat the above prayer until finishing five Takbeers.[47]

Who Should Lead Salat-e-Janaza:

نمازِ جنازہ کی امامت (پیشِ نماز)

عن ابن أبي عمير، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: يصلي على الجنازة أولى الناس بها، أو يأمر من يحب

ابنِ عمیر بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جنازہ پر وہ شخص نماز پڑھائے جو سب لوگوں سے زیادہ اس سے قرابت رکھتا ہو یا جسے وہ حکم دے۔

- Ibn Youmeer narrates from several of his companions that Imam AbuAbdullah[asws] said : He should lead Salat-e-Janaza who is the closest family member/relative, or the one who is given permission by the nearest relative. [48]

فقه الرضا (عليه السلام): " واعلم ان أولى الناس بالصلاة على الميت الولي أو من قدمه الولي، فإذا كان في القوم رجل من بني هاشم فهو أحق بالصلاة إذا قدمه الولي، فان تقدم من غير أن يقدمه الولي فهو الغاصب

یہ فقہِ رضا میں ہے: نمازِ جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار اس کا ولی ہے یا وہ شخص جس کو ولی نامزد کرے لیکن اگر کوئی ہاشمی سید امام موجود ہو تو وہ جنازہ پڑھانے کے زیادہ حقدار ہے، اگر کوئی نمازِ جنازہ پڑھائے ولی کی اجازت کے بغیر تو وہ غاصب ہو گا۔

- It is in Fiqh-E-Raza[asws]: The first right of leading salat-e-Janaza is the deceased's Wali (guardian) himself, or the one who is appointed by him. However, if a Hashemi/Syed is present then he should be given the preference to lead prayers than any one else. But if anyone leads funeral prayer, without the permission of Wali then he would be the 'Ghasib' the usurper.[49]

47 Al-Kafi Vol-3,Page-184
48 Al-Kafi Vol-3,Page-176
49 Fiqh-E-Raza[asws] 177

Funeral prayer Antiquates:

نمازِ جنازہ کی تہذیب (آداب)

محمد بن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن إسماعيل بن مهران، عن سيف بن عميرة، عن أبى عبد الله (عليه السلام) قال: لا يصلى على جنازة بحذاء، ولا بأس بالخف.

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جوتے اتار کر نمازِ جنازہ پڑھنی چاہیے مگر جراب نہ اتارنے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

- Mohammed bin Yaqoob narrates from Imam AbuAbdullah[asws]: do not pray on a funeral with shoes on, but there is no harm if one does not remove his socks.[50]

عن عمرو بن شمر، عن جابر، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: كان رسول الله (صلى الله عليه وآله) يقوم من الرجال بحيال السرة، ومن النساء من دون ذلك قبل الصدر

عمرو بن شمر روایت کرتا ہے امام جعفرؑ نے فرمایا کہ رسولِ خداؐ مردوں کے نمازِ جنازہ ان کے ناف کے بالمقابل اور عورتوں کی نماز میں ان کے سینے کے بالمقابل کھڑے ہوتے تھے۔

- Umro bin Shammr narrates from Imam AbuJafar[asws]: Messenger of Allah[saww] would stand, while leading Salat-e-Janaza, facing the body's waist/navel area for men but for women facing upper body, chest area.[51]

عن عبد الحميد بن سعد قال: قلت لابي الحسن (عليه السلام) الجنازة يخرج بها ولست على وضوء، فإن ذهبت أتوضأ فاتتني الصلاة، أيجزي لي أن أصلي عليها وأنا على غير وضوء ؟ فقال: تكون على طهر أحب إلي

عبدالحمید نے پوچھا امام الحسنؑ کے والد سے کہ کیا میں نمازِ جنازہ بغیر وضو کے پڑھ سکتا ہوں؟ ایسے حالات میں کہ اگر وضو کرتا ہوں تو نمازِ جنازہ ختم ہو جائے تو فرمایا ہاں کیوں کہ نمازِ جنازہ کی زیادہ اہمیت ہے۔

- Abudul Hameed asked from Imam Al Hassan's father[asws] Shall I offer salat-e-Janaza without ablution, under such conditions that if I perform ablution then I would miss the prayers altogether? Imam[asws] replied, yes, it is more important to offer prayers, which is preferable than acquiring purity.[52]

بإسناده عن الفضل بن شاذان، عن الرضا (عليه السلام) قال: إنما جوزنا الصلاة على الميت بغير وضوء لانه ليس فيها ركوع ولا سجود، وإنما هي دعا ومسألة، وقد يجوز أن تدعو الله وتسأله على أي حال كنت، وإنما يجب الوضوء في الصلاة التي فيها ركوع وسجود

50 Al-Kafi Vol-3,Page-176
51 Wasil u Shia Vol-3,Page-119
52 Wasil u Shia Vol-3,Page-110

امام علی رضاؑ نے فرمایا: نمازِ جنازہ بغیر وضو کے پڑھی جا سکتی ہے کیونکہ اس میں رکوع و سجود نہیں ہے نمازِ جنازہ میں مردے کی خاطر شامل ہونا چاہیے لیکن جن نمازوں میں رکوع و سجود لازمی ہیں ان میں وضو کرنا واجب ہے۔

- Imam Ali Raza[asws] said : It is allowed to offer salat-e-janaza without an ablution because, one is not required to bow down and perform prostration, in this case one should join prayer for dead person's sake and offer prayers to Allah[azwj] on behalf of the deceased. But it is compulsory to offer salat with ablution for those prayers in which one has to perform bowing and prostration.[53]

محمد بن الحسن في كتاب (الغيبة) بإسناده عن محمد بن خالد، عن محمد بن عباد، عن موسى بن يحيى بن خالد، أن أبا إبراهيم (عليه السلام) قال ليحيى: يا با علي، أنا ميت وإنما بقي من أجلي أسبوع، فاكتم موتي وائتني يوم الجمعة عند الزوال، وصل علي أنت وأوليائي فرادى،

محمد بن الحسن روایت کرتا ہے امام ابو ابراہیمؑ (امام موسیٰ کاظمؑ) نے فرمایا: اے ابا علی! میں ایک ہفتہ بعد اس دنیا سے چلا جاؤں گا لیکن اس کا کسی کو نہ بتانا اگلے جمعہ کو یہاں دوبارہ آنا اور میری نمازِ جنازہ فراداً ادا کرنا۔

- Mohammed bin Alhassan narrates from Imam Abu-Ibrahim[asws] (Imam Musa-e-Kazim[asws]), who said: O Ba Ali, I am going to leave this world after one week, but do not reveal this to anyone. Come back here on next Friday and offer salat (Janaza) individually (Farada).[54]

محمد بن الحسن بإسناده عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن علي بن الحكم، عن عبد الرحمن بن العرزمي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: صليت خلف أبي عبد الله (عليه السلام) على جنازة فكبر خمسا، يرفع يده في كل تكبيرة.

محمد بن حسن، احمد بن محمد بن عیسیٰ، علی بن حکم، عبدالرحمن بن العرزمی امام ابی عبداللہؑ سے روایت بیان کرتا ہے کہ میں (عبدالرحمن بن العرزمی) نے امام ابی عبداللہؑ کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی جس میں امامؑ نے پانچ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر پر اپنے ہاتھ بلند کئے۔

- I prayed behind Imam Abu Abdullah[asws] on a funeral then he extolled Greatness of Allah five times then raises his hand in each direction exclaiming God is great.[55]

No Need to Offer Salat-e-Janaza of a Child Under 6 years:

چھ سال سے کم عمر بچے کی نمازِ جنازہ نہیں ہے

---

53 Wasil u Shia Vol-3,Page-111
54 Wasil u Shia Vol-3,Page-128
55 Wasil u Shia Vol-3,Page-93

محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن خالد، والحسين بن سعيد جميعا، عن النضر بن سويد، عن يحيى بن عمران، عن ابن مسكان، عن زرارة قال: مات بني لابي جعفر (عليه السلام) فأخبر بموته فأمر به فغسل وكفن ومشى معه وصلى عليه وطرحت خمرة فقام عليها، ثم قام على قبره حتى فرغ منه، ثم انصرف وانصرفت معه حتى أني لامشي معه فقال: أما أنه لم يكن يصلى على مثل هذا وكان ابن ثلاث سنين، كان علي (عليه السلام) يأمر به فيدفن ولا يصلى عليه، ولكن الناس صنعوا شيئا فنحن نصنع مثله، قال: قلت: فمتى تجب عليه الصلاة ؟ فقال: إذا عقل الصلاة وكان ابن ست سنين، الحديث

زرارہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ امام جعفرؑ کے بیٹے کا انتقال ہوا حضرتؑ کو اس کی موت کی خبر دی گئی آپ نے حکم دیا کہ غسل و کفن دیا جائے آپ جنازہ کے ساتھ چلے اور اس پر نماز پڑھی میں نے چٹائی کا مصلےٰ بچھا دیا آپ اس پر کھڑے ہو گئے بعد دفن قبر کے پاس آئے اس کے بعد واپس ہوئے میں آپ کے ساتھ چل رہا تھا مجھ سے فرمایا ایسے بچوں پر نماز نہیں پڑھی جاتی میرا بچہ تین سال کا تھا لیکن لوگوں نے اپنی طرف سے اس میں تصرف کر لیا یعنی کم سن بچوں پر نماز پڑھنے لگے ہم کو ان کا ساعمل کرنا پڑا، میں نے پوچھا کتنی عمر کے بچے پر نماز پڑھی جائے فرمایا جب نماز کو سمجھنے لگے اور چھ سال کا ہو جائے۔

- Zrara says, once a child of Imam Abu Jafar asws passed away. Imam asws was informed about the death. Imam asws asked for the 'Gusal and Kafan' for the deceased, afterwards Imam asws took part in the procession of Coffin and offer 'Salat-e-Janaza' on it. A mat was laid down for the Imam asws , on that mat Imam asws stood for a while and he stood for some time near the grave and then left the graveyard. I started walking after Imam asws, Imam asws started talking to me and told me that it was not a custom to offer salat on children of this age, the age of three. Imam Ali asws did not offer prayers on children of this age and asked people to bury them after giving them 'Ghusal and Kafan' but later on people started offering prayers on the children of this age and now it has become a social obligation to recite prayers on children of this age. I asked what is the age of a child when it becomes obligatory to offer 'Salat-e-Janaza'? Imam asws replied, it's the age when a child would start understanding salat, a child of six years old.[56]

Praying on the weak and Ignorant:

کمزور اور لا علم کی میت کے لیے دعا

محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن زرارة ومحمد بن مسلم، عن أبي جعفر (عليه السلام)، أنه قال: الصلاة على المستضعف والذي لا يعرف مذهبه: تصلي على النبي (صلى الله عليه وآله) ويدعى للمؤمنين

[56] Wasil u Shia Vol-3,Page-95

والمؤمنات، ويقال: اللهم اغفر للذين تابوا واتبعوا سبيلك وقهم عذاب الجحيم، ويقال في الصلاة على من لا يعرف مذهبه: اللهم إن هذه النفس أنت أحييتها وأنت أمتها، اللهم ولها ما تولت، واحشرها مع من أحبت

زارہ اور محمد بن مسلم روایت کرتے ہیں امام محمد باقرؑ سے کہ امامؑ نے فرمایا کہ المستضاف (وہ لوگ جن کو مذہب کی سمجھ بوجھ نہیں) کی نمازِ جنازہ اس طرح سے پڑھو کہ درود بھیجو رسول اللہؐ پر مغفرت مانگو مومنین اور مومنات کے لیے لیکن جب نماز جنازہ پڑھو تو کہو کہ یا اللہ! جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے بتائے ہوئے راستے پر چلے، ان کو معاف کر دے اور جہنم کی آگ سے محفوظ رکھنا اور جب نمازِ جنازہ پڑھو ایسے شخص کے لیے جس کے ایمان کے بارے میں علم نہ ہو تو کہو کہ یا اللہ! اس نفس (آدمی) جس کو تو نے زندگی دی اور اب موت دی ہے اس کو ان کے ساتھ دوبارہ زندہ کرنا جن کی یہ تعریف کرتا تھا اور ان ہی کے ساتھ اس کی منزل رکھنا جن سے یہ محبت کرتا تھا۔

- Zara and Mohammed bin Muslim narrate from Imam Mohammed Baqir[asws] that Imam[asws] said: Salat for the 'Almustazaif'-who do not have good understanding of the religion; offer his 'salat' by sending Salawat on Prophet[saww] and ask for forgiveness for Momaneen-o-Momanat, but when offering salat (Janaza) on an ignorant say: Ya Allah forgive the ones who repented and followed your way and protect them from the torture of hell. And when praying on those whose belief is not known to you, say: Ya Allah, this Nafs (person) whom you had given life and you have given death: Resurrect him with those who he praised and destine him with those whom he had loved.[57]

Salat-e-Janaza on the Enemies of Islam and Hypocrites:

نمازِ جنازہ دشمنانِ اسلام کی

محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن عبيد الله بن علي الحلبي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إذا صليت على عدو الله فقل: اللهم إنا لا نعلم منه إلا أنه عدو لك ولرسولك، اللهم فاحش قبره نارا، واحش جوفه نارا، وعجل به إلى النار، فإنه كان يوالي أعداءك، ويعادي أولياءك، ويبغض أهل بيت نبيك، اللهم ضيق عليه قبره، فإذا رفع فقل: اللهم لا ترفعه ولا تزكه

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جب نمازِ جنازہ پڑھو اللہ کے دشمن کی تو اللہ تعالیٰ کی معافی کے بجائے اس کے غضب کی دعا کرو اور کہو: یا اللہ ہم اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے مگر یہ تیرا اور تیرے نبیؐ کا دشمن ہے اس کی قبر کو بھڑکتی ہوئی آگ سے بھر دے اس کے دل کو آگ میں جلا دے اور اس کے آگ میں انجام کو جلدی کر یہ تیرے دشمنوں کا چاہنے والا اور تیرے مخلص بندوں کی راہ میں روکاٹ ڈالنے والا تھا تیرے نبیؐ اور آلِ نبیؐ کے خلاف بغض رکھتا تھا اس کی قبر کو اس پر تنگ کر دے جب اس کی میت پہنچائی جائے تو کہو یا اللہ! میں اس کے ساتھ نہیں ہوں اور اس کی حمایت نہیں کرتا۔

- It is narrated from Imam Jafar-e-Sadiq that when offering 'Salat-e-Janaza' on the enemy of Allah[azwj], then instead of asking for

---

57 Wasil u Shia Vol-3,Page-67

forgiveness ask for Allah[azwj]'s wrath for him and say: Ya Allah[azwj] we do not know more about him but, nevertheless he is an enemy of You[azwj] and of Your messenger[saww], Ya Allah[azwj] fill his grave with an exorbitant fire, and engulf his heart in fire, and hasten his end into the fire, it was supportive of your enemies, and it antagonizes your devotees. And held animosity against Your[azwj] prophet[saww] and Prophet's Family[asws], Ya Allah[azwj] make his grave uncomfortable for him. When his coffin is carried away, say: Ya Allah[azwj] , I am not on his side and do not approve him.[58]

Walking with Funeral:

میت کے ساتھ چلنا

محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن إسماعيل، عن محمد بن عذافر، عن إسحاق بن عمار، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: المشي خلف الجنازة أفضل من المشي بين يديها

امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ جنازہ کے پیچھے چلنا بہتر ہے جنازہ کے آگے چلنے سے۔

- Imam AbuAbdullah[asws] said : Walking behind funeral is better than walking in front of it.[59]

محمد بن الحسن، عن المفيد، عن الصدوق، عن محمد بن الحسن، عن أحمد بن إدريس، عن محمد بن أحمد بن يحيى، عن النوفلي، عن السكوني، عن جعفر، عن أبيه، عن آبائه، عن علي (عليهم السلام) قال: سمعت النبي (صلى الله عليه وآله) يقول: اتبعوا الجنازة ولا تتبعكم، خالفوا أهل الكتاب

محمد بن الحسن نے مختلف راویوں سے روایت کی ہے میں نے سنا امام علیؑ سے کہ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب کو نصیحت کی تھی کہ جنازہ کے آگے چلنے کی بجائے پیچھے چلنا چاہیے ایسا اہلِ کتاب کرتے تھے (مجوسی جنازہ کے آگے چلتے تھے)۔

- Mohammed bin alHassan narrated from a chain of narrators that I heard from Imam Ali[asws] that Prophet[asws] advised (his companions) to walk behind a funeral instead of walking in front of it, unlike the people of the book (majusi used to walk in front of funeral).[60]

وعن أبي علي الاشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن الحجال، عن علي بن شجرة، عن أبي الوفاء المرادي، عن سدير، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: من أحب أن يمشي ممشى الكرام الكاتبين فليمش جنبي

---

58 Al-Kafi Vol-3,Page-176
59 Al-Kafi Vol-3,Page-169
60 Al-Tahzeeb Vol-1.Page-311

امام ابو جعفرؑ نے فرمایا: جو معصومینؑ کے راستے پر چلنا چاہتا ہے اس کو جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے۔

- Imam AbuJaafar[asws] said: Those who love the path of the Nobles should walk in the wake of a funeral.[61]

وعن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمد بن أورمة، عن محمد بن عمرو، و حسين بن أحمد المنقري، عن يونس بن ظبيان، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إمش أمام جنازة المسلم العارف، ولا تمش أمام جنازة الجاحد، فإن أمام جنازة المسلم ملائكة يسرعون به إلى الجنة وإن أمام جنازة الكافر ملائكة يسرعون به إلى النار

امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا: کسی پرہیزگار مسلمان کے جنازہ کے آگے نہیں چلنا چاہیے اور نہ ہی کسی منافق یا کافر کے جنازہ کے آگے چلنا چاہیے مومن مسلمان کے جنازہ کے آگے فرشتے چلتے ہیں تا کہ اس کی جنت میں آمد کو تیز کر دیں اور ہمارے منکر کے آگے جانے والے فرشتے اس کو جہنم کی آگ کی طرف تیزی سے لیکر جاتے ہیں۔

- Imam Abi Abdullah[asws] said: Neither walk in front of the funeral of a pious Muslim, nor stroll in front of the coffin of the one who denies us, in front of the funeral of a Momin Muslim, angels are there to accelerate its entrance into the paradise whereas angles are present in front of the infidel's funeral quickly take him/her to the hell-fire.[62]

The ways of lifting of funeral:

جنازے کو اٹھانے کا طریقہ

محمد بن إدريس في (آخر السرائر) نقلا من كتاب (الجامع) لاحمد بن محمد بن أبي نصر البزنطي، عن ابن أبي يعفور، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: السنة أن تستقبل الجنازة من جانبها الايمن، وهو مما يلي يسارك، ثم تصير إلى مؤخره وتدور عليه حتى ترجع إلى مقدمه.

امام ابو عبد اللہؑ سے روایت ہے کہ جنازہ کو اس طرح کندھا دے کہ پہلے اپنے داہنے کندھے پر سرہانے کی طرف سے لے پھر داہنے پیر کی طرف آئے پھر پیروں کی طرف سے ہوتا ہوا بائیں پیر کی طرف کندھا دے پھر آگے جا کر سرہانے کی جانب اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے۔

- Imam Abu Abdullah[asws] said:- The preferred way of lifting funeral is start from front left side of funeral (taking it on your right shoulder) then same rear side, and walk from behind to the right rear side of the funeral (taking it on your left shoulder) and in the end right front side of the funeral[63]

---

61 Wasil u Shia Vol-3,Page-148
62 Al-Kafi Vol-3,Page-169
63 Wasil u Shia Vol-3,Page-155

Walking and Burial Procedures:

چلنے اور دفنانے کا طریقہ

عن أبي بصير، قال: سمعت أبا جعفر (عليه السلام) يقول: من مشى مع جنازة حتى يصلى عليها ثم رجع كان له قيراط (من الاجر) فإذا مشى معها حتى تدفن كان له قيراطان، والقيراط مثل جبل أحد.

امام جعفرؑ نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ چلے اور نماز میں شامل ہو تو اس کو ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے لیکن جو جنازہ کے دفن ہونے تک شامل رہے تو اس کو دو قیراط کا ثواب ملتا ہے ایک قیراط احد کے پہاڑ کی مانند ہے۔

- It is narrated from Imam Abu Jaafar[asws]: the one who walks with a funeral until his salat-e-Janaza is offered, he gets reward of one 'Kirat' but the one who walks with it until the body is buried, gets two 'Kirat'. The 'kirat' is like mountain of Auhad.[64]

محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن شعيب بن واقد، عن الحسين بن زيد، عن الصادق، عن آبائه (عليهم السلام) - في حديث المناهي - أن النبي (صلى الله عليه وآله) قال: من صلى على ميت صلى عليه سبعون ألف ملك، وغفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر، فإن قام حتى يدفن ويحثى عليه التراب كان له بكل قدم نقلها قيراط من الاجر، والقيراط مثل جبل أحد

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو کوئی میت کے لیے نماز پڑھے تو ستر ہزار فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور اگر وہ تدفین تک میت کے ساتھ رہے تو اللہ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اگر وہ رکا رہے یہاں تک کہ قبر پر مٹی ڈال دی جائے تو اس کا اجر احد کے پہاڑ کے برابر ہے۔

- It is narrated Imam Jafar-e-Sadiq[asws], through a chain of narrators, that Rasool Allah[saww] said who prays for a deceased, seventy thousand angels invoke peace upon him, if he does not leave dead body until coffin is buried then Allah forgives his previous and future sins. Participating until coffin is covered with dust has the reward like the mountain of Uhad.[65]

The reward for digging grave:

قبر کھودنے کا اجر

محمد بن علي بن الحسين في (عقاب الاعمال) بإسناد تقدم في عيادة المريض عن رسول الله (صلى الله عليه وآله) قال: من احتفر لمسلم قبرا محتسبا حرمه الله على النار وبوأه بيتا من الجنة، وأورده حوضا فيه من الاباريق عدد (نجوم السماء) عرضه ما بين أيلة وصنعاء

[64] Wasil u Shia Vol-3,Page-145
[65] Wasil u Shia Vol-3,Page-146

رسول اللہؐ سے روایت کی جاتی ہے کہ جو کوئی بھی خدا کی خوشنودی کے لیے ایک مسلمان کی قبر کھودے تو اللہ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے اس کے بدلے جنت میں ایک گھر عطا کرتا ہے اس کو حوض کوثر سے پانی پینے کی اجازت دیتا ہے جس کے پیالوں کی تعداد ستاروں کی تعداد جتنی ہے اور جس کی چوڑائی یمن کے دو شہروں آلے اور ثنا کے درمیان فاصلہ جتنی ہے۔

- It is narrated from Prophet Mohammed[saww]: Whoever digs grave for a Muslim with the intention of pleasing Allah[azwj]. Allah[azwj] will prohibit fire on him and reward him a house in the paradise. And will allow him to drink from spring of Kusar which has cups equal to the number of stars and the width of that spring is between cities of Alae and Sana (two cities of yemen).[66]

- محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن سيف بن عميرة، عن سعد بن طريف، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: من حفر لميت قبرا كان كمن بواه بيتا موافقا إلى يوم القيامة

امام عبداللہؑ سے روایت ہے کہ کسی میت کے لیے قبر کھودنا ایسا ہے کہ جیسا اس کے لیے گھر بنانا، جس میں سے وہ روزِ قیامت دوبارہ زندہ ہو کر نکلے گا۔

- It is narrated from Imam AbuAbdullah[asws]: Digging a grave for the deceased is like constructing a house for him from where he will be resurrected on the Doom's day.[67]

The depth of grave:

قبر کی گہرائی

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني عن أبي عبد الله (عليه السلام) أن النبي (صلى الله عليه وآله) نهى أن يعمق القبر فوق ثلاثة أذرع

محمد بن یعقوب کہتا ہے کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ رسول خداؐ نے تابوت کو تین بازوؤں کی لمبائی سے زیادہ گہرا دفن کرنے سے منع فرمایا ہے۔

- Mohammed bin Yaqoob says, Imam AbuAbdullah[asws] told us that Prophet[saww] has forbidden us to bury a coffin any deeper than three arms' length.[68]

---

66 Wasil u Shia Vol-3,Page-160
67 Al-Kafi Vol-3,Page-165
68 Al-Kafi Vol-3,Page-166

Recommended Burial Procedure:

میت کو دفنانے کا طریقہ

وعن أحمد بن عبدون عن علي بن محمد بن الزبير، عن علي بن الحسن بن فضال، عن أيوب بن نوح، عن محمد بن سنان، عن محمد بن عجلان قال: سمعت صادقا يصدق على الله - يعني أبا عبد الله (عليه السلام) - قال: إذا جئت بالميت إلى قبره فلا تفدحه بقبره، ولكن ضعه دون قبره بذراعين أو ثلاثة أذرع، ودعه حتى يتأهب للقبر ولا تفدحه به، الحديث

امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی جاتی ہے میت کو فوراً ہی قبر میں داخل نہ کرو بلکہ قبر سے دو سے تین بازو کی لمبائی کے فاصلے پر روک دو، پھر آخری بار الوداع کرو اور آہستہ آہستہ قبر میں داخل کرو کیوں کہ تم اس کی آخری منزل کی طرف لے جا رہے ہو۔

- It is narrated from Imam AbuAbdullah[asws]: Do not bury a coffin straight away but put it down between two to three arms' length prior to lowering it down into the prepared grave, say final farewell to the deceased and slowly put the coffin into it as you are preparing him (for his final destination).[69]

محمد بن يعقوب، عن علي بن محمد، عن محمد بن أحمد الخراساني، عن أبيه، عن يونس قال: حديث سمعته عن أبي الحسن موسى (عليه السلام) ما ذكرته وأنا في بيت إلا ضاق علي، يقول: إذا أتيت بالميت إلى شفير القبر فأمهله ساعة فإنه يأخذ أهبته للسؤال

علی بن محمد نے روایت کی ہے محمد بن احمد سے اس نے اپنے والد سے اور انھوں نے امام ابوالحسنؑ (امام موسیٰ کاظمؑ) سے سنا کہ میت کو قبر کے نزدیک لے جا کر روک لو کچھ دیر تاکہ وہ اپنی آخری منزل کو پہچان لے جس جگہ کو اسنے اب اپنانا ہے مگر یہ تنگ جگہ ہے اور اس کو تھوڑا موقع مل جائے تیاری کا اور ان سوالوں کے لیے جن کا اس کو قبر میں سامنا کرنا ہے۔

- Ali bin Mohammed reports from Mohammed bin Ahmed who from his father that he heard it from Imam Abul Hassan Musa[asws] to prepare the dead, by holding it near the edge of its grave so that he/she will recognise his/her new accommodation, where he/she will be residing, except it has become narrower and to allow for some time there in order for him to get ready to face questions.[70]

Recitation after Burial:

تدفین کے بعد کی دعا

- محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن علي بن يقطين قال: سمعت أبا الحسن (عليه السلام) يقول: لا تنزل في القبر وعليك العمامة – إلى أن قال – وليتعوذ بالله من الشيطان الرجيم وليقرأ فاتحة الكتاب والمعوذتين وقل هو الله أحد وآية الكرسي، وإن قدر أن يحسر عن خده ويلصقه بالارض فليفعل، وليتشهد وليذكر ما يعلم حتى ينتهي إلى صاحبه

---

69 Wasil u Shia Vol-3,Page-168
70 Wasil u Shia Vol-3,Page-168

محمد بن یعقوب ہے کہ امام ابوالحسنؑ نے فرمایا: قبر میں پگڑی یا ٹوپی پہن کر داخل نہ ہو، مزید فرمایا، شیطان مردود سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگو اور تلاوت کرو۔ سورہ الحمد (فاتحہ)، آیت الکرسی، سورہ معوذتین اور سورہ اخلاص کی، میت کو اس طرح کروٹ دو کہ اس کا دایاں رخسار زمین کو مس کرے اس کو شہادتین کی تلقین کرو اور امامِ زمانہؑ تک سب آئمہؑ کے نام سناؤ۔

- Mohammed bin Yaqoob says, Imam Abul Hassan[asws] said: Do not enter into the grave with wearing turban. And further added: Seek refuge from Allah[azwj] , from the accursed Satan and read the 'Al-Hamd' and two more verses 'Al-Mu`awwidha' and 'Al-Iqlas' and the verse of 'Al-Kursy'. Turn dead body so that its right cheek touches ground and read out to him the two testimonies along with the, name by name of all Imams[asws] till the name of Imam-e-Zamana[ajtf].[71]

عن محمد بن عجلان - في حديث - أنه سمع أبا عبد الله (عليه السلام) يقول: فإذا أدخلته إلى قبره فليكن أولى الناس به عند رأسه، وليحسر عن خده وليلصق خده بالارض، وليذكر اسم الله، وليتعوذ من الشيطان، وليقرأ فاتحة الكتاب وقل هو الله أحد والمعوذتين وآية الكرسي، ثم ليقل: ما يعلم ويسمعه تلقينه: شهادة أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله (صلى الله عليه وآله)، ويذكر له ما يعلم واحدا واحدا

محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ اس نے سنا امام ابوعبداللہؑ سے قبر میں میت اتارنے کے لیے، قریبی رشتہِ دار کو قبر میں داخل ہونا چاہیے منہ پر سے کفن ہٹادو اور مردہ کے دائیں رخسار کو زمین پر رکھو بسم اللہ پڑھو اور اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے تلاوت کرو سورہ فاتحہ، اخلاص معوذتین اور آیت الکرسی کی، پھر اس کو تلقین کرو شہادتین کی، کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، محمدؐ اس کے رسول ہیں اور اس کے بعد تمام آئمہؑ کے نام گنواؤ امامِ زمانہؑ کے نام تک۔

- Mohammed bin Ajlan says that he had heard it from Imam AbuAbdullah[asws]: The nearest relative should enter with the body in the grave when lowering down dead body in grave. Lose up shroud from face and put down the right cheek on the ground. Recite Bismillah and seek refuge of Allah[azwj] from (mischief of) Satin, recite 'Al-Hamd', 'Iqlas',' Muazatin and 'Ayath Alkursi'. Then remind him the verdicts, There is no God but Allah and that Mohammed[saww] the messenger of Allah, and name by name of all Imams[asws] till the name of Imam-e-Zamana[ajfj].[72]

محمد بن الحسن بإسناده عن علي بن الحسن بن فضال، عن محمد بن عبد الله بن زرارة، عن محمد بن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن عبيدالله الحلبي، ومحمد بن مسلم، عن أبي عبد الله (عليه السلام) - في حديث - قال: توضأ إذا أدخلت الميت القبر.

71 Al-Kafi Vol-3,Page-192

72 Wasil u Shia Vol-3,Page-175

محمد بن الحسن کہتاہے کہ اس نے سناامام ابوعبداللہؑ سے کہ میت کو قبر میں اتارنے والے شخص کو باوضوہوناچاہیے۔

- Mohammed bin al-Hassan says, he heard it from Imam Abu Abdullah[asws]: One better be with ablution while lowing the dead body into grave.[73]

محمد بن يعقوب، عن أبي علي الاشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى، عن العلاء بن رزين، عن محمد بن مسلم، عن أحدهما (عليهما السلام) - في حديث - قال: قلت له: من أدخل الميت القبر عليه وضوء ؟ قال: لا، إلا أن يتوضأ من تراب القبر إن شاء.

راوی نے پوچھاامامؑ سے کہ کیاواجب ہے کہ قبر میں لٹاتے ہوئے باوضوہوناچاہیے امامؑ نے جواب دیاکہ نہیں مگر کوشش کرنی چاہیے اگرنہ کرسکے تو قبر کی مٹی سے تیمم کرلے۔

- The narrator asked from Imam[asws]: One should really has to be with ablution prior to lowering dead body? Imam[asws] replied no, but one should try to be, if possible, otherwise to perform Tayammum from the grave dust.[74]

Be Humble When Lowering Downing Dead Body:

میت کو قبر میں آرام سے اتارو

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن علي بن يقطين قال: سمعت أبا الحسن الاول (عليه السلام) يقول: لا تنزل في القبر وعليك العمامة والقلنسوة ولا الحذاء ولا الطيلسان، وحلل أزرارك، وبذلك سنة رسول الله (صلى الله عليه وآله) جرت، الحديث

محمد بن یعقوب نے روایت کی علی بن یقطین سے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کو فرماتے ہوئے سناکہ فرمارہے تھے کہ اس حالت میں قبر میں نہ اتاروکہ تمہارے سرپر پگڑی،ٹوپی اور سبز رنگ کی خاص اونی چادریاپاؤں میں جوتاہو،اور اپنے بٹنوں کو کھول دو،یہی حضرت رسولِ خداؐ کی سنت ہے۔

- Mohammed bin Yaqoob narrates that Ali bin Yaqteen heard it from Imam Musa-Kazim[asws]: Do not enter into the grave wearing turban, cap, shoes and Al-Tilsan (a type of green shawl), also loosen your shirt buttons (from top, a sign of grief). This is the sunnath of Rasool Allah[saww].[75]

عن أبي بكر الحضرمي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: لا تنزل القبر وعليك العمامة ولا القلنسوة ولا رداء ولا حذاء، وحلل أزرارك قال: قلت والخف قال: لا بأس بالخف في وقت الضرورة والتقية

---

73 Wasil u Shia Vol-3,Page-193
74 Al-Kafi Vol-3,Page-160
75 Al-Kafi Vol-3,Page-192

امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا: کوئی شخص بھی قبر میں پگڑی، ٹوپی، چادر اوڑھ کر اور جوتا پہن کر نہ داخل ہو میں نے موزے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کوئی مذائقہ نہیں اگر کسی کو ٹھنڈ لگنے کا خوف ہو۔

- Imam AbuAbdullah[asws] said: One should go into grave for burial without turban or head scarf as well as without robe and shoes: I enquired about socks, Imam[asws] replied, one may wear socks if he fears harm (from cold).[76]

Climbing Up from Grave After Burial:

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: من دخل القبر فلا يخرج إلا من قبل الرجلين

امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ میت کی تدفین کے بعد، قبر کی پائینتی کی طرف سے باہر آنا چاہیے۔

- Imam AbuAbdullah[asws] said: One should come out of grave (after laying down the dead body) only from south side (feet side) of the grave.[77]

Wali Decides on Who and How Many Enter into the grave:

محمد بن يعقوب، عن أبي علي الاشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن عبد الله الحجال، عن ثعلبة بن ميمون، عن زرارة أنه سأل أبا عبد الله (عليه السلام) عن القبر كم يدخله ؟ قال: ذاك إلى الولي، إن شاء أدخل وترا،

محمد بن یحیٰ روایت کرتے مختلف راویوں سے کہ زرارہ نے امام ابو عبد اللہؑ سے پوچھا: کتنے لوگ قبر میں داخل ہو سکتے ہیں تدفین کے لیے، امامؑ نے فرمایا: اس کا فیصلہ ولی پر ہے چاہے تو طاق داخل کرے اور چاہے تو جفت داخل کرے۔

- Mohammed bin Yahiya narrates through a chain of narrators that Zrara asked from Imam AbuAbdullah[asws] 'How many people may enter into a grave for burial purpose? Imam[asws] replied: This is up to the wali, even and odd numbers may be allowed.[78]

Lowering Down Direction of Dead Body Depends on Gender:

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إذا أتيت بالميت القبر فسله من قبل رجليه، الحديث.

امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کی جاتی ہے کہ جب قبر کے پاس میت کو لاؤ تو پیروں کی طرف سے آہستہ آہستہ قبر میں اتارو۔

76 Al-Kafi Vol-3,Page-192
77 Al-Kafi Vol-3,Page-193
78 Wasil u Shia Vol-3,Page-184

- It is referred to Imam AbuAbdullah[asws]: Lower down dead body from feet side into a grave.[79]

قال الكليني: وفي رواية أخرى قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): إن لكل بيت بابا وإن باب القبر من قبل الرجلين.

الکلینی بیان کرتا ہے کہ ایک اور روایت میں ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا: ہر گھر کا دروازہ ہوتا ہے اور قبر کا دروازہ اس کی پائینتی کی طرف ہے۔

- Al Kulini says, in another narration from the messenger of Allah[saww]: Each house has a front door and grave's door is at south side (feet side).[80]

محمد بن علي بن الحسين في (الخصال) بإسناده عن الاعمش، عن جعفر بن محمد (عليهما السلام) - في حديث شرايع الدين - قال: والميت يسل من قبل رجليه سلا، والمرأة تؤخذ بالعرض من قبل اللحد، والقبور تربع ولا تسنم

امام جعفرؑ بن محمدؑ نے فرمایا کہ میت اگر آدمی کی ہو تو پائینتی کی جانب سے قبر میں اتارو لیکن اگر عورت کی میت ہو تو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارو قبر میں لٹانے کے بعد مردہ کے حق میں دعا کرو مٹی ڈالنے سے پہلے (زمین ہموار کرنے سے پہلے)۔

- Imam Jafar bin Mohammed[asws] told during a talk on religious rulings that dead body of a man is laid down in a grave from the south side (feet side) but for ladies it has to be from the Al-Lahad side (Qibla), after laying down pray for the dead prior to levelling the ground.[81]

وبإسناده عن علي بن الحسين، عن سعد بن عبد الله، عن أبي الجوزاء المنبه بن عبد الله، عن الحسين بن علوان، عن عمرو بن خالد، عن زيد بن علي، عن آبائه، عن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب (عليهم السلام) قال: يسل الرجل سلا وتستقبل المرأة استقبالا، ويكون أولى الناس بالمرأة في مؤخرها

امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا کہ آدمی کی میت قبر میں پائینتی کی جانب سے داخل کرو اور عورت کی قبلہ کی جانب سے اور میت کا نچلا حصہ قریبی رشتہ دار کو اٹھانا چاہیے۔

- The prince of faithfuls, Ali bin Abi Talib[asws] says : A man's body is lowered down into a grave from (south side) and Women from Qibla side and the nearest relative would hold the lower side of the body.[82]

---

79 Wasil u Shia Vol-3,Page-181
80 Wasil u Shia Vol-3,Page-182
81 Wasil u Shia Vol-3,Page-182
82 Wasil u Shia Vol-3,Page-188

Recommended Prayers During Lowering the Dead Body:

میت کو قبر میں اتارتے وقت کی دعائیں

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حماد، عن الحلبي، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: إذا أتيت بالميت القبر فسله من قبل رجليه فإذا وضعته في القبر فاقرأ آية الكرسي وقل: " بسم الله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله (صلى الله عليه وآله) ، اللهم افسح له في قبره وألحقه بنبيه " وقل: كما قلت في الصلاة عليه مرة واحدة من عند " اللهم إن كان محسنا فزد في إحسانه، وإن كان مسيئا فاغفر له وارحمه وتجاوز عنه " واستغفر له ما استطعت، قال: وكان علي بن الحسين (عليه السلام) إذا (أدخل الميت القبر) قال: اللهم جاف الارض عن جنبيه وصاعد عمله ولقه منك رضوانا.

اللہ کے نام سے، اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے واسطے، یا اللہ اس کی قبر کو کشادہ کر دے اپنے نبیؐ کے واسطے، اور کہو (جیسا کہ پہلے ہی نمازِ جنازہ میں تلاوت کیا گیا ہے) یا اللہ، اگر یہ مخلص تھا تو اپنا کرم زیادہ کر اور گناہ گار تھا تو معاف کر دے اور اپنا رحم نازل کر اور معاف کر دے اور اس کے لیے زیادہ سے زیادہ استغفار کرو۔امام علی بن الحسین علیہ صلوات و سلام مردے کو قبر میں اتارتے ہوئے مندرجہ ذیل دعا کو پڑھتے تھے : یا اللہ اس کی قبر کو اطراف سے کشادہ کر دے اور اس کے اعمال کو قبول کرے اجرِ عظیم عطا کر اور اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھ۔

- Imam Abubdullah[asws] said : Lower down a man's body from feet side while reciting the Verse of 'Al-Kursy, and say : " In the name of Allah and for the sake of God and the messenger of Allah[saww], Ya Allah[azwj] make room for him in his grave for the sake of Your[azwj] Prophet[saww] "And say: As already recited during the salat-e-janaza. Ya Allah[azwj], if he was sincere then increase yours favours, and if he was offensive then forgive him and have Your[azwj] mercy on him and forgive him. And seek forgiveness for him as much as possible. Imam Ali Bin Al Hussein[asws] used to recite the following when lowering down dead body for burial: Ya Allah[azwj] expand his grave from its sides and accept his deeds with higher rewards and greet him with your blessings.[83]

محمد بن الحسن بإسناده عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن محمد بن سنان، عن إسحاق بن عمار قال: سمعت أبا عبد الله (عليه السلام) يقول: إذا نزلت في قبر فقل: " بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله (صلى الله عليه وآله) " ثم تسل الميت سلا، فإذا وضعته في قبره فحل عقدته وقل: " اللهم يا رب عبدك ابن عبدك نزل بك وأنت خير منزول به، اللهم إن كان محسنا فزد في إحسانه، وإن كان مسيئا فتجاوز عنه، وألحقه بنبيه محمد (صلى الله عليه وآله) وصالح شيعته، واهدنا وإياه إلى صراط مستقيم، اللهم عفوك عفوك ". ثم تضع يدك اليسرى على عضده الايسر وتحركه تحريكا شديدا ثم تقول: " يا فلان ابن فلان إذا سئلت فقل: الله ربي، ومحمد نبيي، والاسلام ديني، والقرآن كتابي، وعلي إمامي " حتى تسوق الائمة (عليهم السلام)، ثم تعيد عليه القول، ثم تقول: " أفهمت يا فلان " قال (عليه السلام): فإنه يجيب ويقول: نعم، ثم تقول: " ثبتك الله بالقول الثابت، وهداك الله إلى صراط مستقيم، عرف الله بينك وبين أوليائك في مستقر من رحمته " ثم تقول: " اللهم جاف الارض عن جبينه، وأصعد بروحه إليك، ولقنه منك برهانا، اللهم عفوك عفوك ". ثم تضع الطين واللبن، فما دمت تضع اللبن والطين تقول: " اللهم صل وحدته، وآنس

---

83 Wasil u Shia Vol-3,Page-177

وحشته، وآمن روعته، وأسكن إليه من رحمتك رحمة تغنيه بها عن رحمة من سواك، فإنما رحمتك للظالمين "، ثم تخرج من القبر وتقول: " إنا لله وإنا إليه راجعون، اللهم ارفع درجته في أعلى عليين، واخلف على عقبه في الغابرين، وعندك نحتسبه يا رب العالمين ".

محمد بن الحسن کہتے ہیں میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے سنا کہ مندرجہ ذیل دعا قبر میں داخل ہوتے ہوئے پڑھو:

اللہ کے نام سے اور میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے دین پر ہوں، جب میت کو قبر میں لٹاؤ تو اس کے کفن کے بند کھول دو اور کہو یا اللہ! یا اللہ یہ تیرا بندہ عبادت گزاروں میں تھا، تیرا غلام تھا، تیرے غلام کا بیٹا تھا تیری رحمت کا منتظر ہے تو بہت بڑا رحمن ہے، یا اللہ اگر تیرا یہ مخلص بندہ تھا تو اپنی عنایت میں اضافہ فرما اور اگر یہ سرکش بندوں میں سے تھا تو اپنی جناب سے معاف فرما دے،

پھر اپنا بایاں ہاتھ اس کے بائیں بازو پر رکھ کر زور سے ہلاؤ اور کہو: اے فلاں فلاں ابن فلاں فلاں جب تجھ سے پوچھا جائے تو کہنا اللہ میرا خالق و مالک ہے محمدؐ میرے رسولؐ ہیں میرا مذہب اسلام ہے میری کتاب قرآن مجید ہے میرے امام مولا علیؑ سے لیکر امامِ زمانہؑ تک ہیں پھر اس کو مبارک باد دے کر کہو کہ میں نے بتا دیا اے فلاں فلاں، امامؑ نے فرمایا کہ وہ تم کو جواب دے گا کہ میں نے سن لیا ہے، پھر کہو: اللہ تمہیں اپنے الفاظ میں ثابت قدم رکھے اور صراطِ مستقیم کی طرف قائم رکھے اللہ اور اس کے ولی کی رحمت، اس قبر میں تمہارے شامل حال رہے پھر کہو یا اللہ اس کی قبر کو کشادہ کر اور اس کو آرام و سکون میں رکھ کیوں کے اس نے تیری وحدانیت کی حقیت کو جان لیا ہے یا اللہ اس سے درگزر کرنا کیوں کے تو سب سے بڑا رحیم ہے پھر اس کے بعد مٹی و پتھر سے قبر کو بند کر دو اور یہ دعا پڑھتے رہو یا اللہ تیری وحدانیت کا واسطہ جس سے میں واقف ہوں اور تیری عظمت و جلال کا واسطہ، اس پر اپنا کرم کرنا اس کرم کی کسی اور سے امید نہیں ہے سوائے تیرے، پھر قبر سے باہر نکلو اور کہو: ہم اللہ سے ہیں اور ہم نے اسی ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے مالکِ کونین اس کے درجات بلند کرنا اور اس کی طرف اپنا کرم شامل حال رکھنا جیسا تو چاہتا ہے۔

- Mohammed bin al-Hassan says, I heard AbuAbdullah^asws: Recite the following upon entering into a grave: "In the name of Allah^azwj and by Allah^azwj and on the Messenger^saww of Allah's religion. "When you rest the body untie the shroud, and recite: Ya Allah, Ya Allah he was among Your worshipers, was Your slave, son of Your slave, he awaits Your mercy and You are the best reliever, Ya Allah^azwj if he were Your devout believer, please increase Your^azwj favours, but if he were among arrogants then please forgive him.

  Then puts your left hand on its left upper arm and shake it firmly then say: O! so-and-so and the son of a so-and-so upon being asked, reply: Allah is Lord, and Mohammed^saww is my prophet, and Islam is my religion, and the Quran is book and I follow Imam Ali^asws …..until Imam-e-zamana^ajfj. Then congratulates him saying,: " I explained, O so-and-so " Imam^asws said, he answers back to you as, "I heard"

  Then say " may Allah^azwj keep you firm in your words, and Allah^azwj guide you to the Right path, may Allah^azwj's and His Wali^asws's mercy

be on you in this dwelling."" Then says: " Ya Allah[azwj] expand the land around his/her forehead, and make him comfortable, and he has learnt about Your[azwj] proof, Ya Allah pardon him as You are the most forgiving ". Then start covering (the coffin) with clay and the stones, and keep on reciting the following prayer as long as you are covering it (coffin) with the earth: Ya Allah I pray for the sake of Your unity, and I am familiar with it and long for Your approval, he believed in Your splendour, and he lodged to it from Your[azwj] mercy, he is not expecting mercy from anyone other than You[azwj]" Then come out of the grave and says: " To Allah[azwj] we belong, and to Him[azwj] is our return, Ya Allah[azwj] raise its degree in the loftiest status, and compensate him as You find it appropriate, O the Lord of the Worlds "[84]

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري وغيره، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: يكره للرجل أن ينزل في قبر ولده

محمد بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے سنا امام عبداللہؑ سے کہ باپ کو بیٹے کی میت قبر میں نہیں لٹانی چاہیے مگر بیٹا باپ کی تدفین کر سکتا ہے۔

- Mohammed bin Yaqoob says that he has heard from Imam AbuAbdullah[asws] that father should refrain from resting his son's body in the grave, but son can bury his father.[85]

محمد بن يعقوب، عن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، وعن علي بن إبراهيم، عن أبيه جميعا، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: قال أمير المؤمنين (عليه السلام): مضت السنة من رسول الله (صلى الله عليه وآله) أن المرأة لا يدخل قبرها إلا من كان يراها في حياتها

امام ابو عبداللہؑ سے روایت ہے: امیر المومنینؑ روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ سے کہ ایک عورت کی تدفین وہ شخص کر سکتا ہے جو کہ اس کا محرم ہو (زندگی میں)

- Imam AbuAbdullah[asws] says, Amir-ul-Momaneen[asws] narrates from Rasool Allah[saww] that a woman should be buried by the person who was allowed to see her during her life time (Mahram). [86]

وقد سبق حديث زيد بن علي، عن آبائه، عن أمير المؤمنين (عليه السلام) قال: يكون أولى الناس بالمرأة في مؤخرها.

زید نے روایت کی اپنے آباؤاجداد سے، انھوں نے امیر المومنینؑ سے کہ ایک عورت کی میت کا نچلا حصہ، اس کا قریبی رشتہ دار اٹھا سکتا ہے۔

---

84 Wasil u Shia Vol-3,Page-180

85 Al-Kafi Vol-3,Page-193

86 Al-Kafi Vol-3,Page-193

- Zaid narrates from his ancestors who from Amir-ul-Momaneen[asws]: The nearest relative of woman could hold the lower side of her dead body. [87]

Son or Near Relatives should not throw Dust on the Grave:

قریبی عزیز کا قبر میں مٹی ڈالنا

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن يعقوب بن يزيد، عن علي بن أسباط، عن عبيد بن زرارة قال: مات لبعض أصحاب أبي عبد الله (عليه السلام) ولد فحضر أبو عبد الله (عليه السلام)، فلما ألحد تقدم أبوه فطرح عليه التراب، فأخذ أبو عبد الله (عليه السلام) بكفيه وقال: لا تطرح عليه التراب، ومن كان منه ذا رحم فلا يطرح عليه التراب، فإن رسول الله (صلى الله عليه وآله) نهى أن يطرح الوالد أو ذو رحم على ميته التراب، فقلنا: يا بن رسول الله، أتنهانا عن هذا وحده ؟ فقال: أنهاكم أن تطرحوا التراب على ذوي أرحامكم، فإن ذلك يورث القسوة في القلب، ومن قسا قلبه بعد من ربه..

عبید بن زرارہ کہتا ہے ایک دفعہ امام ابو عبداللہؑ کے اصحاب میں سے ایک صحابی کے بیٹے کا انتقال ہو گیا امام عبداللہؑ نے جنازہ میں شرکت فرمائی اس لڑکے کی تدفین کے بعد، اس کا والد آگے بڑھ کہ قبر پر مٹی ڈالنے لگا تو امامؑ نے اس کو روک دیا اور فرمایا کہ تمہیں اور تمہارے قریبی عزیز کو قبر میں مٹی ڈالنے سے باز رہنا چاہیے، انھوں نے پوچھا یا ابن رسول اللہؐ کیا یہ صرف اس صحابی کے لیے ہے؟ امامؑ نے جواب دیا کہ میں تم سب کو منع کرتا ہوں کہ اپنے قریبی عزیز کی قبر میں مٹی مت ڈالو کیوں کہ اس سے دل سخت ہوتا ہے جس کا دل سخت ہو جائے وہ اپنے مالک کی عبادت صحیح طریقے سے نہیں کر سکتا۔

- Ebeid Bin Zrara says: Once a son of a companion of Imam AbuAbdullah[asws] passed away. Imam Abu Abdullah[asws] attended the funeral. When they buried the boy, his father went forward to put the dust on the grave but Imam[asws] held him back and told him that you or your near relative should refrain from putting the clay on the grave. Rasool Allah[saww] has forbidden father and blood relatives to put soil on the grave. They asked, Ya Son of Rasool Allah[asws] is it for him only? . Imam[asws] replied: I forbid all of you, do not throw dust on your near ones' graves as it makes heart stiff and whose heart becomes merciless he is unable to worship his Lord[azwjs] appreciably.[88]

It is preferred to push the clay from back side of hand:

مٹی کو ہاتھ کی پشت سے ڈالنا چاہیے

وعنه، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن دراج، عن عمر بن أذينة قال: رأيت أبا عبد الله (عليه السلام) يطرح التراب على الميت فيمسكه ساعة في يده، ثم يطرحه ولا يزيد على ثلاثة أكف، قال: فسألته

---

[87] Wasil u Shia Vol-3,Page-188
[88] Al-Kafi Vol-3,Page-199

عن ذلك فقال: يا عمر كنت أقول: " إيمانا بك، وتصديقا ببعثك، هذا ما وعد الله ورسوله، إلى قوله - وتسليما " هكذا كان يفعل رسول الله (صلى الله عليه وآله) وبه جرت السنة

عمر بن عزینہ کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ امام عبداللہؑ مٹی کو ہاتھ میں لے کر کچھ پڑھتے ہیں اور پھر قبر میں ڈالتے ہیں مولانے تین مرتبہ ایسا کیا وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کے متعلق امامؑ سے پوچھا تو امامؑ نے جواب دیا، اے عمر میں یہ تلاوت کر رہا تھا کامل ایمان رکھ اور یقین رکھ روز قیامت پر جس کا وعدہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے کیا ہے، ان الفاظ کو یاد کر لو اور دہرایا کرو، رسول اللہؐ ایسا ہی کرتے تھے اور یہ ان کی سنت بن گئی

- Ummer bin Azeena says, I saw Imam AbuAbdullah[asws] would hold clay in his hand and recite something before dropping it on the grave, Imam[asws] did it three times. He says, I enquired about this practice. Imam[asws] replied: O Omar! I[asws] was reciting: Have firm belief and believe in your resurrection, this is what Allah[azwj] and its messenger[saww] promised. Remember and greet these words, that's what messenger of Allah[asws] used to say and this has become his tradition.[89]

Make Use of the Same Grave Clay for Burial:

تدفین کے لیے اسی قبر کی مٹی استعمال کرو

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله (عليه السلام)، أن النبي (صلى الله عليه وآله) نهى أن يزاد على القبر تراب لم يخرج منه

محمد بن یعقوب، حضرت امام عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے منع فرمایا اس مٹی کو قبر میں ڈالنے سے جو اس سے نہ نکالی گئی ہو (سوائے قبر کی مٹی کے دوسری مٹی نہیں ڈالنی چاہیے)

- Mohammed bin Yaqoob narrates from Imam AbuAbdullah[asws] that Rasool Allah[asws] has forbidden to put earth on the grave which has not been taken out from it.[90]

Installation of Grave Stone:

قبر پر تختی لگانا

محمد بن علي بن الحسين في كتاب (إكمال الدين وإتمام النعمة): عن محمد بن علي ماجيلويه، عن محمد بن يحيى، عن أبي علي الخيزراني، عن جارية لابي محمد (عليه السلام) - في حديث -: أن أم المهدي (عليه السلام) ماتت في حياة أبي محمد (عليه السلام) وعلى قبرها لوح مكتوب عليه: هذا قبر أم محمد (عليه السلام).

امام المہدیؑ کی والدہ سے روایت کی جاتی ہے امام ابو محمدؑ کی والدہ کا انتقال ہوا تو امامؑ نے ان کی قبر پر لکھوایا کہ یہ محمدؑ کی والدہ کی قبر ہے۔

---

89 Al-Kafi Vol-3,Page-198
90 Wasil u Shia Vol-3,Page-202

- It is narrated from Al Mahdi's mother[asws] that the mother of Imam AbuMohamed[asws] passed away during Imam[asws]'s life time. Imam[asws] wrote on her grave: this is the grave of Mohammed[asws]'s mother.[91]

وعن عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن محبوب، عن يونس بن يعقوب قال: لما رجع أبو الحسن موسى (عليه السلام) من بغداد ومضى إلى المدينة ماتت له ابنة، بفيد، فدفنها وأمر بعض مواليه أن يجصص قبرها ويكتب على لوح اسمها ويجعله في القبر

یونس بن یعقوب روایت کرتے ہیں امام ابو الحسنؑ (امام موسیٰ کاظمؑ) بغداد سے مدینہ جا رہے تھے راستے میں ان کی دختر کا انتقال ہو گیا آپ نے غلام سے کہا کہ قبر پختہ کرا اور ایک تختی پر اس کا نام لکھ کر قبر پر لگا دے۔

- Yunus Bin Yacoub narrates, Abul Hassan Mousa[asws] returned from Baghdad and went to the Medina when one of Imam[asws]'s daughter passed away. After burial, Imam[asws] asked some of His[asws] slaves to white wash the grave and write the name on a tablet and fixed it on the grave.[92]

The dictation to the dead by Wali (Guardian):

میت کی تلقین

وبإسناده عن علي بن الحسين، عن سعد بن عبد الله، عن محمد بن الحسين وأحمد بن الحسن بن علي بن فضال، عن أبيه، عن علي بن عقبة وذبيان بن حكيم، عن موسى بن أكيل، عن عمرو بن شمر، عن جابر بن يزيد، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: ما على أحدكم إذا دفن ميته وسوى عليه وانصرف عن قبره أن يتخلف عند قبره ثم يقول: يا فلان بن فلان، أنت على العهد الذي عهدناك به من شهادة أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله (صلى الله عليه وآله)، وأن عليا أمير المؤمنين (عليه السلام) إمامك، وفلان وفلان، حتى يأتي على آخرهم ؟ ! فإنه إذا فعل ذلك قال أحد الملكين لصاحبه: قد كفينا الوصول إليه ومسألتنا إياه، فإنه قد لقن حجته، فينصرفان عنه ولا يدخلان إليه

امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ تدفین کے بعد جب باقی لوگ چلے جائیں، تو قریبی عزیز میں سے ایک یا ولی کو رُک جانا چاہیے اور کہنا چاہیے:

' اے فلاں ابن فلاں تم جانتے ہو کہ تم نے گواہی دی کہ کوئی خدا نہیں ہے مگر اللہ ایک ہے، محمدؐ اس کے رسول ہیں اور علیؑ امیر المومنین ہیں اور ہمارے امامؑ ہیں حسنؑ دوسرے امام ہیں۔۔۔۔۔۔(نام لیتے جاؤ امامِ زمانہؑ تک) وہ ہمارے امامؑ ہیں، جب اس کی تلاوت کرو گے تو ایک فرشتہ دوسرے سے کہے گا ہمیں اس کی طرف سے اطمینان ہے کیوں کہ اس کو بتا دیا گیا ہے وہ واپس چلے جائیں گے اور اس کی قبر میں داخل نہیں ہوں گے۔

- Imam Abu Abdullah[asws] said : one of you should stay behind at the grave (when others leave after burial) then says: O so-and-so, the son of so-and-so, you know that you have taken an oath regarding the 'Shahadateen' (three or more verdicts) that there is no god but

---

[91] Wasil u Shia Vol-3,Page-203
[92] Al-Kafi Vol-3,Page-202

Allah, and that Mohammed[asws] is the messenger of Allah[azwj] and Ali[asws] is the Amir-ul-momaneen[asws] of the believers and your Imam, and (Hassan[asws)]) … recite until the name of the last Imam(atfj) are your Imams[asws]. Upon reciting this, one of the angels says to the other: we are satisfied with the arrival of this person regarding answers to our questions from him, he has now been fully taught. They, then turn away from him and do not enter into his grave.[93]

محمد بن علي بن الحسين في (العلل) عن أبيه، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: ينبغي أن يتخلف عند قبر الميت أولى الناس به بعد انصراف الناس عنه، ويقبض على التراب بكفيه ويلقنه برفيع صوته، فإذا فعل ذلك كفى الميت المسألة في قبره

امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی جاتی ہے کہ تدفین کے بعد باقی لوگوں کے چلے جانے کے بعد ولی کو (یا قریبی عزیز کو) رک جانا چاہیے اور قبر کی مٹی کو ہاتھ میں لے کر مردہ کو بلند آواز سے شہادتین کی تلقین کرنی چاہیے (کیوں کہ وہ سنتا ہے)، ایسا کرنے پر مردہ قبر میں ہونے والے سوالوں سے بچ جاتا ہے۔

- It is narrated form Imam Abu Abdullah[asws] that Imam[asws] said one (next of kin) should stay behind, at the grave after burial and when others leave, he should pick-up some dust from the grave and remind the dead with loud voice (as he is listening to him) the shahadat, upon doing so, he will save the dead from the questions he was about to face.[94]

Spraying water on the grave:

قبر پر پانی چھڑکنا

عبد الله (عليه السلا) قال: السنة في رش الماء على القبر أن تستقبل القبلة وتبدأ من عند الرأس إلى عند الرجل، ثم تدور على القبر من الجانب الآخر، ثم يرش على وسط القبر، فكذلك السنة.

امام عبداللہؑ سے روایت ہے، قبلہ رخ ہو کر قبر پر پانی چھڑکنا سنت ہے، سر کی طرف سے شروع ہو کر پاؤں کی طرف جاؤ اور پھر دوسری طرف جا کر قبر کے درمیان میں پانی چھڑکو

- It is narrated from Imam Abu Abdullah[asws]: It is 'sunna' to sprinkle water on the grave while facing the kiblah, start from the head side and come down to the feet side and then go around to the other side and sprinkle water in the middle of the grave. [95]

---

93 Wasil u Shia Vol-3,Page-201
94 Wasil u Shia Vol-3,Page-202
95 Wasil u Shia Vol-3,Page-195

محمد بن عمر بن عبد العزيز الكشي في كتاب (الرجال): عن علي بن الحسن، عن محمد بن الوليد، إن صاحب المقبرة سأله عن قبر يونس بن يعقوب وقال: من صاحب هذا القبر ؟ فان أبا الحسن علي بن موسى الرضا (عليه السلام) وأصاني به أمرني أن أرش قبره أربعين شهرا، أو أربعين يوما، في كل يوم مرة

یونس بن یعقوب روایت کرتے ہیں امام ابوالحسن علی بن موسیٰ رضاؑ سے کہ امامؑ نے فرمایا کہ میری قبر پر چالیس دن یا چالیس ماہ تک پانی چھڑکنا۔

- Yunus bin yaqoob narrates from Imam Abul Hassan Ali Bin Mousa Raza[asws] that Imam[asws] asked me to clean and sprinkle water on my[asws] grave for forty days or forty months.[96]

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبى عمير، عن عمر بن أذينة، عن زرارة، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: كان رسول الله (صلى الله عليه وآله) يصنع بمن مات من بني هاشم خاصة شيئا لا يصنعه بأحد من المسلمين: كان إذا صلى على الهاشمي ونضح قبره بالماء وضع رسول الله (صلى الله عليه وآله) كفه على القبر حتى ترى أصابعه في الطين، فكان الغريب يقدم أو المسافر من أهل المدينة فيرى القبر الجديد عليه أثر كف رسول الله (صلى الله عليه وآله) فيقول: من مات من آل محمد (صلى الله عليه وآله)

محمد بن یعقوب امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر بنی ہاشم میں سے کوئی شخص وفات پا جاتا تھا تو رسولِ خداؐ اس کے ساتھ وہ سلوک کرتے تھے جو اور کسی مسلمان کے ساتھ نہیں کرتے تھے یعنی جب کسی ہاشمی پر نمازِ جنازہ پڑھ چکتے، اور (اور اسے دفن کرنے کے بعد) اس کی قبر پر پانی بھی چھڑک چکتے تو آنحضرتؐ اپنا کفِ دست اس طرح دبا کر قبر پر رکھتے تھے کہ مٹی پر انگلیوں کے نشان اس طرح نمایاں ہو جاتے تھے کہ جب کوئی اجنبی شخص یا مدینہ کا مسافر سفر سے واپس آتا تو تازہ قبر پر حضرت رسولِ خداؐ کے کفِ دست کا نشان دیکھ کر کہتا کہ یہ قبر آلِ محمدؐ میں سے کسی کی ہے۔

Mohammed bin Yaqoob narrates from Imam Abu Jafar[asws]:, When someone from the children of Hashem[asws] would pass away, the messenger of Allah[saww] used to do some special rituals, which he[saww] never did for any other Muslim. After praying for Hashemite, the messenger of Allah[asws] would spray water on the grave and leave an impression of his palms by pressing both his hands with open fingers at the surface of the grave. The impression of fingers used to be so clear that any one from madina or any other traveller, when would recognise the imprint and say this is the grave of the children of Mohammed[saww].[97]

The Shape and Height of the Grave:

قبر کی شکل اور اونچائی

محمد بن يعقوب، عن حميد بن زياد، عن الحسن بن محمد، عن غير واحد، عن أبان، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: يدعا للميت حين يدخل حفرته، ويرفع القبر فوق الارض أربع أصابع

---

[96] Wasil u Shia Vol-3,Page-197
[97] Wasil u Shia Vol-3,Page-198

محمد بن یعقوب مختلف راویوں سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابو جعفرؑ (امام محمد باقرؑ) نے فرمایا جب تم مجھے دفن کرنا تو میری قبر کو زمین سے چار انگلیوں کی اونچائی سے زیادہ بلند نہ کرنا (تقریباً ۴ انچ)

Mohammed bin Yaqoob says through a chain of narrators that Imam Abu Jafar[asws] (Imam Mohammed Baqir[asws]) said: When you bury me[asws], raise my[asws] grave over the ground level by four fingers' height (approximately 4 inches).[98]

وعنه، عن سلمة بن الخطاب، عن علي بن سيف، عن أبي المغرا، عن عقبة بن بشير، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: قال النبي (صلى الله عليه وآله) لعلي (عليه السلام): يا علي، ادفني في هذا المكان، وارفع قبري من الارض أربع أصابع، ورش عليه من الماء.

عقبہ بن بشیر حضرت امام ابو جعفرؑ (امام محمد باقرؑ) سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسولِ خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا: یا علیؑ! مجھے اس جگہ دفن کرنا اور میری قبر کو چار انگشت تک زمین سے بلند کرنا اور اس پر پانی چھڑکنا۔

- It is narrated from Imam Abu Jafar[asws] that Prophet[saww] left a will with Imam Ali[asws] to bury him[saww] in that place, and raise his[saww] grave from the land by four fingers, and spray water on it.[99]

عن الحسين بن الوليد، عمن ذكره، عن أبي الله (عليه السلام)، قال: قلت: لاي علة يربع القبر ؟ قال: لعلة البيت، لانه نزل مربعا

حسین بن ولید بالواسطہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں راوی نے عرض کیا: کس وجہ سے قبر کو مربع (چوکور) بنایا جاتا ہے؟ فرمایا: خانۂ کعبہ کی وجہ سے کیوں کہ وہ مربع شکل میں اترا تھا۔

- Imam Abu Abdullah[asws] was asked: Why graves are built in this shape (square) and what is the logic behind it? Imam[asws] replied, because Kabbah descended in this shape.[100]

Recommendations After burial of the deceased:

تدفین کے بعد کی رات

السيد علي بن طاووس في فلاح السائل: عن حذيفة بن اليمان

قال: قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): " لا يأتي على الميت ساعة اشد من اول ليلة، فارحموا موتاكم بالصدقة، فان لم تجدوا فليصل احدكم ركعتين، يقرأ في الاولى بفاتحة الكتاب مرة وقل هو الله احد مرتين، وفي الثانية فاتحة الكتاب مرة والهاكم التكاثر عشر مرات، ويسلم ويقول: اللهم صل على محمد وآل محمد، وابعث ثوابها إلى قبر ذلك الميت فلان بن فلان، فيبعث الله من ساعته الف ملك إلى قبره مع كل ملك ثوب

98 Al-Kafi Vol-3,Page-201
99 Wasil u Shia Vol-3,Page-192
100 Wasil u Shia Vol-3,Page-195

وحلة، ويوسع قبره من الضيق إلى يوم ينفخ في الصور، ويعطى المصلي بعدد ما طلعت عليه الشمس حسنات، وترفع له اربعون درجة

سید علی بن طاؤس نے فلاح السائل میں لکھا ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا کہ مردے پر سب سے مشکل وقت قبر میں پہلی رات کا ہوتا ہے اگر تم اس کی مدد کرنا چاہتے ہو تو اس کے نام پر صدقہ خیرات کرو اور اگر تم میں اس کی طاقت نہیں ہے تو دو رکعت نماز اس طرح پڑھو پہلی رکعت میں سورۃ قل ھو اللہ دو مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ ۱۰ مرتبہ سورہ التکاثر، نماز ختم کرنے کے بعد کہو: یا اللہ! رحمت نازل کر محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور اس کا ثواب بخش دے اس فلاں بن فلاں کی قبر کو، اللہ اس وقت ایک ہزار فرشتوں کو بے شمار تحائف اور خوبصورت لباس لے کر بھیج دیتا ہے اس کی قبر بہت کشادہ ہو جاتی ہے روزِ قیامت تک کے لیے۔

- Syed Ali bin Tayous writes in Falah alSayal that Rasool Allah[saww] said, the most difficult time a deceased is going to face is during the first night, if you want to help him then offer on his/her behalf ‘Saddiqa’ (elms), if you cannot afford it then one of you may recite two rak'ah salat, reciting after Alhamd in the frist Raqat Sura-e-Qulhowalla twice and in the second Raqat, after reciting Alhamd,10 times Sura-e-Tukasar, after finishing salat Say: Ya Allah invoke peace upon Mohamed and the Muhammad's Family, and I forward its reward to the grave of that dead, the so-and-so and son of so-and-so, Allah sends from that instance, one thousand angels to his/her grave with each holding a grand garment and a pan with gifts, and it widens its grave from the boredom to Day when the Trumpet will be sounded, And he is given the prayer by the number of what on him the sun emerged good deeds, and an abstinence of him is forty degrees.[101]

Visiting the Graveyard:

قبرستان جانے کے بارے میں

محمد بن يعقوب، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن عبد الله بن المغيرة، عن عبد الله بن سنان قال: قلت لابي عبد الله (عليه السلام): كيف التسليم على أهل القبور ؟ فقال: نعم تقول: السلام على أهل الديار من المؤمنين والمسلمين أنتم لنا فرط ونحن - إن شاء الله - بكم لاحقون

محمد بن یعقوب نے علی بن ابراہیم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن مغیرہ سے انھوں نے روایت کی ہے عبد اللہ بن سنان سے انھوں نے امام ابو عبد اللہؑ سے پوچھا کہ یا ابی عبد اللہؑ اہلِ قبر کو سلام کیسے کیا جائے؟ فرمایا کہو: سلام ہو مومن و مسلم اہل دیار پر جن میں سے کچھ خوش اور کچھ غمزدہ ہیں، تم ہم سے پہلے گئے ہو ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

- Mohammed bin Yaqub, who from Ali bin Ibrahim, who from his father, who from Abudullah bin alMughara, who from Abdullah bin

101 Mustadrekul wasail V-8 P-167

Sanan, who asked from Imam Abu Abdullah I asked Abi Abdullah[asws]: how shall we greet the people of graves? Imam[asws] replied: Say, peace be upon you: O people of another world, among the Momaneen and Muslameen, the pleased ones and the ones in sadness, God willing we too will be joining you.[102]

محمد بن علي بن الحسين قال: قال الصادق (عليه السلام): إذا دخلت الجبانة فقل: السلام على أهل الجنة

محمد بن علی الحسن روایت کرتے ہیں امام الصادقؑ سے، جب تم قبرستان میں داخل ہو تو کہو کہ تم پر رحمت ہوا ے اہلِ جنت۔

- Mohammed bin Ali al-Hussain narrates from Imam Al-Sadiq[asws]: When you enter into the cemetery then say: Peace upon the companions of Paradise.[103]

عن بعض مؤلفات اصحابنا، ناقلا عن المفيد (رحمه الله)، دعاء علي (عليه السلام) لاهل القبور: " بسم الله الرحمن الرحيم، السلام على أهل لا إله إلا الله، من أهل لا إله إلا الله يا أهل لا إله إلا الله، بحق لا إله إلا الله، كيف وجدتم قول لا إله إلا الله ؟ من لا إله إلا الله، يا لا إله إلا الله، بحق لا إله إلا الله، اغفر لمن قال: لا إله إلا الله، واحشرنا في زمرة من قال لا إله إلا الله، محمد رسول الله علي ولي الله، فقال علي (عليه السلام): إني سمعت رسول الله (صلى الله عليه وآله) يقول: من قرأ هذا الدعاء، اعطاه الله سبحانه وتعالى ثواب خمسين سنة، وكفر عنه سيئات خمسين سنة ولابويه ايضا

المفید نے روایت کی ہے مختلف راویوں سے کہ امام علیؑ نے مدفون لوگوں کے لیے ایک دعا بتائی ہے: 'بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کی رحمت ہو ان لوگوں پر جو گواہی دیتے ہیں کہ کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے، واحد جو ہم سب کا گواہ ہے کہ کوئی خدا نہیں ہے سوائے اللہ کے، اے لوگوں جو موجود ہو کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے، بے شک کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے، تم کیسا محسوس کرتے ہو یہ کہہ کر کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے؟ یقیناً کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے، اے سننے والو کوئی خدا نہیں مگر اللہ، ہم سب متفق ہیں کہ کوئی خدا نہیں مگر اللہ جو کہ معاف کر دے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ کوئی خدا نہیں مگر اللہ اور ہمیں اس گروہ میں شامل کر دے جو کہتے ہیں کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے، محمدؐ اللہ کے رسول علیؑ اللہ کے ولی ہیں' مولا علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا جو اس دعا کی تلاوت کرے اس کو اللہ ۵۰ سال کی عبادت کا ثواب دے گا اور ۵۰ سال کے گناہ معاف کر دے گا، نہ صرف اس کے بلکہ اس کے والدین کے بھی۔

- It is narrated through various companions, as reported by Al-Mufeed, a prayer from Imam Ali[asws] for the buried people: "In the Name of Allah[azwj], the most Beneficent, the most Merciful, peace be upon the people (Who witness). There is no god but Allah[azwj], the ones who witness on us, there is no god but Allah[azwj], O who are present, there is no god but Allah[azwj]. Indeed, there is no god but Allah[azwj], how do you find, saying there is no god but Allah[azwj]?

102 Al-Kafi Vol-3,Page-209

103 Wasil u Shia Vol-3,Page-226

Surely, there is no god but Allah[azwj], O (listener) there is no god but Allah[azwj], We all (agree), there is no god but Allah[azwj], Who may forgive those who say, there is no god but Allah[azwj], And resurrect us in a group who said there is no god but Allah[azwj], Mohamed[saww] the messenger of Allah[azwj], Ali[asws] Wali Allah[azwj]. Ali[asws] said: I heard the messenger of Allah[saww] said: The one who recites this prayer, will be rewarded by Allah[azwj] 50 years of worshiping and 50 years of repentance, not only for himself but also his parents.[104]

Visiting Graves and Recitation of Quran:

إسماعيل بن بزيع، فذهبنا إلى عند قبره، فقال محمد بن علي: حدثني صاحب هذا القبر، عن احدهما (عليه السلام)، انه من زار قبر اخيه المؤمن، فاستقبل القبلة ووضع يده على القبر، وقرأ إنا انزلناه في ليلة القدر سبع مرات امن من الفزع الاكبر

معصوم امامؑ سے روایت کی جاتی ہے کہ جو مومن اپنے مومن بھائی کی قبر پر جائے اور اس پر ہاتھ رکھ کر، قبلہ کی طرف رخ کرکے ۷ بار سورہ انا انزلنا پڑھے تو روزِ قیامت ہر طرح کے خوف سے امن میں رہے گا۔

- It is narrated from masoom[asws] that if a momin visits his brother-in Eman's grave and recites 7 times Inna Anzalna while putting his hand on the grave and facing the kabah, (as a reward) he is protected from unbearable troubles.[105]

الصدوق في الهداية: قال الصادق (عليه السلام) " من زار قبر المؤمن، فقرأ عنده إنا انزلناه سبع مرات، غفر الله له ولصاحب القبر ".

امام الصادقؑ نے فرمایا جب کوئی مومن کی قبر پر جائے اور سورۃ القدر کی تلاوت ۷ مرتبہ کرے تو اللہ اس کے اور مردے کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

- Imam Al-Sadiq[asws] said" If one visits the grave of a momin and recites Sura-e-al-Qadar seven times; Allah[azwj] will forgive sins of the deceased momin as well as recitor's."[106]

Recommended Days for Visiting Cemeteries:

قبرستان جانے کے دن

دعائم الاسلام: عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: " كانت فاطمة (صلوات الله عليها)، تزور قبر حمزة وتقوم عليه، وكانت في كل سبت تأتي قبور الشهداء مع نسوة معها، فيدعون ويستغفرون ".

---

104 Mustadrak ul wasail Vol-2,Page-369
105 Al-Kafi Vol-3,Page-229
106 Mustadrak ul wasail Vol-2,Page-372

امام ابو جعفرؑ نے فرمایا، سیدہ فاطمہ صلوات والسلام علیہا حضرت حمزہ کی قبر پر جاتی تھیں اور ان کے حق میں دعا کرتی تھیں دوسری عورتیں بھی حضرت فاطمہ صلوات والسلام علیہا کے ساتھ ہفتہ کے روز شہیدوں کی قبور پر جاتی اور دعا اور استغفار کرتی تھیں

Imam Abu Jafar[asws] said: 'Syeda Fatima[asws] used to visit Hazrat Hamza[asws]'s grave and pray for him. Other women also joined Hazrat Fatima[asws] on every Saturday, to visit martyrs' graves, and there they prayed and asked for forgiveness.[107]

هشام بن سالم، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: سمعته يقول: عاشت فاطمة (عليها السلام) بعد أبيها خمسة وسبعين يوما لم تر كاشرة ولا ضاحكة، تأتي قبور الشهداء في كل جمعة مرتين الاثنين والخميس، فتقول: هيهنا كان رسول الله (صلى الله عليه وآله) هيهنا كان المشركون

ہاشم بن سلام کہتا ہے کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے سنا فرمایا حضرت نے جناب فاطمہ صلوات والسلام علیہا رسول اللہؐ کے انتقال کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں کسی نے ان کو مسکراتے نہ دیکھا اور نہ ہنستے ہوئے، وہ ہفتے میں دو مرتبہ، ہر پیر اور جمعرات کو شہیدوں کی زیارت کرتی تھیں اور وہاں بتاتی کہ یہ رسول اللہ کے کھڑے ہونے کی جگہ اور یہ مشرکین کے۔

- Hashim bin Salam says, I heard it from Imam Abu Abdullah[asws]: (Our grandmother) Fatma[asws] lived seventy five days, after her father[saww], no one saw her[asws] smiling or laughing. The pious lady[asws] used to visit martyrs graves twice in a week, every Monday and Thursday. Upon visiting graveyard, Syeda[asws] used to say, here is the messenger of Allah[saww] and there are the polytheists.[108]

Visiting and Praying at Cemeteries:

قبرستان جانا اور حاجات طلب کرنا

محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن صفوان بن يحيى قال: قلت لابي الحسن موسى بن جعفر (عليه السلام): بلغني أن المؤمن إذا أتاه الزائر آنس به، فإذا انصرف عنه استوحش، فقال: لا يستوحش

محمد بن علی بن الحسین روایت کرتے ہیں رضوان بن یحییٰ سے کہ میں نے امام ابو الحسن موسیٰؑ بن جعفرؑ سے پوچھا کہ جب ہم مومنین کی قبروں پر جاتے ہیں تو کیا وہ ہمیں پہچانتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور جب ہم واپس آتے ہیں تو کیا وہ تنہائی محسوس کرتے ہیں امامؑ نے جواب دیا نہیں وہ تنہائی محسوس نہیں کرتے۔

- Mohammed bin Ali bin alHussain, who from Rizwan bin Yahiya says that I asked from Imam Abu AlHassan Musa bin Jafar[asws]: When we visit the graves of believers, do they recognise us and are

107 Mustadrak ul wasail Vol-2,Page-365

108 Al-Kafi Vol-3,Page-227

pleased with us and feel lonely when we depart from their graves? Imam[asws] replied, no they do not feel lonely.[109]

- وعن أحمد بن محمد الكوفي، عن ابن جمهور، عن أبيه، عن محمد بن سنان، عن مفضل بن عمر، عن أبي عبد الله، وعن عبد الله بن عبد الرحمن الاصم، عن حريز، عن محمد بن مسلم، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: قال أمير المؤمنين (عليه السلام): زوروا موتاكم فإنهم يفرحون بزيارتكم، وليطلب أحدكم حاجته عند قبر أبيه وعند قبر أمه بما يدعو لهما

احمد بن الکوفی روایت کرتے ہیں بسلسلہ راویان کہ امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا اپنے مردوں کی زیارت کرو کہ وہ تمہاری زیارت سے خوش ہوتے ہیں اور اپنے ماں وباپ کی قبر کے پاس دعا کرو اور اپنی حاجات بھی خدا سے طلب کرو

- Ahmed bin Mohammed Alkufi reports through a chain of narrators that Imam AbuAbullah[asws] says that Amir-ul-Momaneen[asws] has said: Visit graves of your deceased, they rejoice when you visit them and when you visit your parents' graves, also mention your needs when praying for them.[110]

Praying on Behalf of the Deceased:

مرنے والے کے لیے صدقہِ جاریہ

محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن عمر بن يزيد قال: قلت لابي عبد الله (عليه السلام) نصلي عن الميت ؟ فقال: نعم حتى أنه ليكون في ضيق فيوسع الله عليه ذلك الضيق، ثم يؤتى فيقال له: خفف عنك هذ الضيق بصلاة فلان أخيك عنك، قال: فقلت: فاشرك بين رجلين في ركعتين ؟ قال: نعم

محمد بن علی بن حسین روایت کرتے ہیں عمر بن یزید سے کہ میں نے عرض کیا کہ آیا میت کی طرف سے نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ فرمایا، ہاں، بعض اوقات مرنے والا تنگی میں ہوتا ہے اور اس نماز کی برکت سے خدا اسے کشائش عطا کر دیتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تنگی جو تم سے دور کی گئی ہے یہ تمہارے فلاں بھائی کی اس نماز کی وجہ سے ہے جو اس نے تمہاری طرف سے پڑھی ہے۔

- Mohammed bin Ali bin Hussain reports through a chain of narrates that once Imam Abu Abdullah[asws] was asked: Is it appropriate to pray for the deceased? Imam[asws] replied: Yes, some times it helps them, specially when they are in grief. When you pray for them, Allah[azwj] relieves them from their difficulties and also informs them the relief comes to you as a result of your brother so and so has done such and such on your behalf.[111]

---

109 Wasil u Shia Vol-3,Page-222
110 Al-Kafi Vol-3,Page-229
111 Wasil u Shia Vol-2,Page-443

قال: وقال (عليه السلام): إن الميت ليفرح بالترحم عليه والاستغفار له كما يفرح الحى بالهدية تهدى إليه

امامؑ نے فرمایا کہ اگر میت کے لیے مغفرت طلب کی جائے اور اس کے حق میں دعا کی جائے تو وہ اس سے اسطرح خوش ہوتا ہے جیسے زندہ آدمی خوش ہوتا ہے جسے کوئی ہدیہ پیش کیا جائے۔

- Also said, similar to the alive, who rejoice upon getting presents, deceased are pleased when blessings and prayers are forwarded to them. [112]

قال: وقال (عليه السلام): يدخل على الميت في قبره الصلاة والصوم والحج والصدقة والبر والدعاء ويكتب أجره للذي يفعله وللميت

نیز فرمایا کہ مرنے والے کی قبر میں نماز، روزہ، حج، صدقہ و خیرات اور دعا داخل ہوتا ہے اور اس کا اجر و ثواب دونوں (یعنی وہ کارِ خیر انجام دینے والا اور جس مرنے والے کے لیے انجام دیا گیا ہے) کے لیے لکھا جاتا ہے۔

- The prayers, the fasts, the pilgrimage and the charities forwarded for a dead person would enter into his grave. And the reward of All these is written in the account of the both, the deceased and the sender.[113]

ورام بن أبي فراس في كتابه قال: قال (عليه السلام): إذا تصدق الرجل بنية الميت أمر الله جبرئيل أن يحمل إلى قبره سبعين ألف ملك، في يد كل ملك طبق فيحملون إلى قبره، ويقولون: السلام عليك ياولي الله، هذه هدية فلان بن فلان إليك فيتلالا قبره وأعطاه الله ألف مدينة في الجنة، وزوجه ألف حوراء، وألبسه ألف حلة، وقضى له ألف حاجة

شیخ ورام، امامؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص مرنے والے کو ایصال ثواب کے لیے کوئی چیز صدقہ کرے تو خدا جبرئیلؑ کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس کی قبر میں ۷۰ ہزار فرشتے لے کر جائے جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک طبق ہوتا ہے جس میں وہ ثواب رکھ کر اس کی قبر میں لے جاتے ہیں اسلام علیک یاولی اللہ! یہ فلاں بن فلاں کا ہدیہ ہے جس سے اس کی قبر چمکنے لگتی ہے اور خدا جنت میں اسے ایک ہزار شہر عطا کرتا ہے اور ایک ہزار حورالعین کے ساتھ اس کی تزویج کرتا ہے اسے ایک ہزار حلے پہناتا ہے اور اس کی ایک ہزار حاجتیں برلاتا ہے۔

- When some one gives alms on behalf of a dead person Allah[azwj] commands hazrat Gabriel[as] to visit his grave with seventy thousand angels, each angel holding a sack of blessings. The angels go near the grave and say: Al-Salam Alaykoum O servant of Allah[azwj], so-and-so, the son of so-and-so has sent to you these presents. They, then sparkle his grave with the bounties of what they have brought in with them and say (in addition) Allah[azwj] has given you one 1000 cities in the paradise, 1000 lustrous-eyed devout servants (Hoor), and beautiful dresses and have fulfilled your wishes[114]

---

112 Wasil u Shia Vol-2,Page-444
113 Wasil u Shia Vol-2,Page-444
114 Wasil u Shia Vol-2,Page-445